

اسکے اوصاف میں جسے ہو کلام  
 اور آفرین ہو جو اسکے ہم  
 علاج مدد و سرسراج  
 سر مریم ہے روح سرمدین  
 جبکہ تمہید ہو چکی یہ تمام  
 سر الطاف و پاسہ احسان سے  
 سب کی تائید کلام سے تیرا  
 کچھ تو میرے بھی بابا بن کلف  
 نظم تازہ کا کچھ ارادہ ہے  
 کیجیے ایک غنوی تالیف  
 بعد پھر آؤں برس مطلب  
 اس نغمستان کا باغبان تو ہے  
 تجھ سے سرسبز ہے ریاض کلام  
 رونق گلشن سخن تو ہے  
 کر توجہ کچھ ایسی مشفق من  
 مجھ پہ کیا حصر ہے برب صمد  
 لا عروس بہار کی فی الفور  
 چمن میں ہوں قسم قسم کے پھول  
 کہیں نسرن کسی جگہ پہ گلاب  
 ہوں نئے رنگ کے گل مضمون  
 نخل ناور ہوں عمدہ گل بوٹے  
 جب یہ ہو جاوین سرسبز طیار  
 باندہ گلستاں سے احد  
 بے سراشتباہ و بے تشکیک  
 وہ رہیگا ازل سے تابہ ابد

ایسے ناعلم کو ہے میرا سلام  
 اس میں بھی فکر کی بعقل سلیم  
 جملہ مردم کا اعتدال مزاج  
 سے کر رہی یہی محمدین  
 تب کہا میں نے اسے بلند مقام  
 کہ قدم رنج تو قلدان سے  
 ربیع سکون میں نام ہے تیرا  
 کہ بتا یہ مقدمہ ہے خفیف  
 نگر اس بات میں زیادہ ہے  
 جس میں پہلے خدا کی ہو تعریف  
 کہ سر دست ایک ہی ہو طلب  
 باعث نظم بوستان تو ہے  
 ابتدا سے ہی ہے تیرا کام  
 رنگ افزا سے ہر چمن تو ہر  
 ہو یہ سرسبز بوستان کہن  
 ککو ہو پونجی نہیں ہے تجھ سے مدد  
 تا ہوں اس میں بھی سب دلہن کے طور  
 ناظرین جائیں چار باغ کو بھول  
 گل خورشید جس سے ہو آب آب  
 جگہ عنوان ہو و کھیکر مفتون  
 دیکھنے کو زمانہ آٹھوٹے  
 تب سر دست اسے خجستہ شعار  
 کہ وہ ہے لم بلد و لم بولد  
 کوئی اہکا نہیں کہیم و شریک  
 اس پہ یقینی سند ہے ہر سند

کاشن و ہر اس سے تازہ ہے  
 حسن مشوق کو ہے ناز اس سے  
 گل پہ بکھل کو کر دیا مفتون  
 دیکھو جس جاوہ جبارہ آرا ہے  
 بے سرو پا کا دستگیر ہے وہ  
 دیرو گئے کا مدعا ہے وہی  
 بگو لطف سے ہر آئینہ  
 گر نسیم کرم کو آئے جوش  
 حد اٹکی ہے رونق ہر فن  
 حمد کرنے ہیں اسکی ہفت خلک  
 بہر جو دو بہا سے دتر یتیم  
 سامع عذر عذر خواہ ہے کہ  
 عشر کے روز جب چھلیکا صور  
 مد تون کے گڑے ہوئے سرو  
 زور بازو و جرات رفتار  
 جائے جسم پر کفن ادھبلا  
 گرد سے بال بھی نہیں میلے  
 اسے تو اناز ہے تیری قدرت  
 ایک دم میں جبلا و یانی الفور  
 اس گھڑی تک ز خلقت آدم  
 ہر یہ نیزنگ صنعت ازلی  
 طفل ہوتے ہیں جو عیان توام  
 مفراس پر تمام عالم ہے  
 یون خلک پر ہیں بنجہ باتسکین  
 جو ہیں ثابت انھیں نہیں گردش

رو سے خوبان پر اس سے غارہ ہے  
 دل عاشق کو ہے نیاز اس سے  
 کیا بیٹی پہ قیس کو مجنون  
 اسکی قدرت کا سب تاشا ہے  
 رازق و راحم و قدیر ہے وہ  
 دین و دنیا کی ابتدا ہے وہی  
 نفس ماہی ہو شکل آئینہ  
 شجر خار وار ہو گل پوشش  
 ہر یہی پہلے زرد بان سخن  
 انجم و مہر و ماہ و حور و ملک  
 آبر و بخش کو ثروت سینم  
 وعدہ لا شریک لہ ہے وہ  
 ہونگے زندہ تمام اہل قبور  
 یون انھیں گے کہ جسطرح زندے  
 چشم بنا و طاقت گفتار  
 خاک تک کا کہیں نہیں وعبا  
 جسطرح مان کے بیٹ سے نکلے  
 بان سراپا ہے عقل کو حیرت  
 جسم تازہ عطا کیا فی الفور  
 روز نشتی ہیں صورتیں بہیم  
 ایک شکل ایک سے نہیں ملتی  
 وہ بھی کیساں نہیں خدا کی قسم  
 تیری تعریف جو کلمے کم ہے  
 زیب خاتم ہوں جسطرح سے کہیں  
 جو ہیں گردندہ وہ ہیں صرف روشن

اپنی اپنی جگہ ہیں سب مستاز  
 سب رہیں گے یونہی قیامت تک  
 نور بار جہان ہے مشعل ماہ  
 کیا خدا نے دیا ہے صنعت نور  
 صاف روشن ہو اس سے صحن فلک  
 کچھ ہی صنعت خدا سے یہ  
 شام سے تا بہ صبح جلوہ کمان  
 ہے یہی آفتاب کی صورت  
 شرق سے غرب تک روان ہر روز  
 کیا کرے انکشاف اسکا بشر  
 ہر مبصر کے عقل و ہوش ہیں گم  
 باخسوع و خضوع وقت سحر  
 کہیں کرتی ہے ناختہ کو کو  
 شغل حق سزا ہے قہری کا  
 ذکر ایسا ادب کی ہے تسبیح  
 عشق گلشن نہ الفت گل ہے  
 ملتس ہیں نہال ہو کے درخت  
 کہ گریبان سے لیکے تا دامن  
 تو نے سر نہر کر دیا ہسکو  
 برگ ناطق ہوں گر شکل زبان  
 کب سے چارہ سوائے خاموشی  
 گل گلشن نہیں بچھہ ہیں مفتون  
 خیر اپنی نہ ہے بدن کا ہوش  
 کہ بھر سے کان میں ہوا تیری  
 اشک آنکھوں میں دیکھ شبنم

ایک کو ایک سے نہیں ہے نیاز  
 تا قیام زمان و سقف فلک  
 روشنی بخش چشم و نور نگاہ  
 جس سے ہوتا ہے چشم دل کو سزا  
 تازہ ہیں لکے نور کی ہے چاک  
 لائق دید ماجد سے یہ  
 ہر جگہ ہے جہان تلک ہر جہان  
 صاف روشن ہے پر تو قدرت  
 جو کہ اول میں تھا وہی ہو ہنوز  
 جکے رخ پر پھٹے کے نہ نظر  
 کیا کہیں جہنم سکوت ہم اور تم  
 مرغ تبیخ خوان و رخنون پر  
 اور کوئی لاکہ لاکہ ہو  
 اور کہیں عندیہ نغمہ سدا  
 لب ہر مرغ پر بہ سخن فصیح  
 دل سے شیدا اسی پہ بلبل ہے  
 تو نے ہکو عطا کیا وہ رخت  
 ہو جناب خضر کا پیرا ہن  
 جو نہ دینا تھا وہ دیا ہسکو  
 جہ تیری نہ ہو سکے پروان  
 عجب کو چاہیے نہ حق پوشی  
 پیرا ہن چاک صورت مجنون  
 اور اگر ہیں تو ہیں سراپا کوش  
 بلبلین جب کریں ثنا تیری  
 رہن ہوں یک نظر تو ہی بھر کر

پر اعانت کرے جو تو میری  
 باوہ ساغر گلاب رہوں  
 رہوں نرگس کی آنکھ کا تارا  
 اسے کشا بندہ ویرہ کار  
 حکمت آموز ہے طبیوں کا  
 عرض تیرے سوا کروں کس سے  
 ناکسان جہان کا کس تو ہے  
 جز تیرے کوئی اسے میرے اشد  
 لاو بالی ہے تیری ہی سرکار  
 مرجم زخم دل عنایت کر  
 شکل بلبلی بہت پریشان ہوں  
 وغدغہ دل کو ہے اسیری کا  
 زلف سنبلی کا سر سیر ہے نکھار  
 او زندو ہے باغ بر جوہن  
 پھر یہ گلشن میں آبشار کمان  
 چارون یہ چمن میں صحبت ہے  
 میرا کہنا بہ گوش دل مانو  
 آج دل کے نکال لو ارمین  
 صرف عشرت ہیں بے لال و سخن  
 میرے رونے پر گل بھی ہیں خندان  
 ایسے موسم میں مور و انفت  
 کہ دور پہ دو جہان میری  
 جان کب تک بچا کے یہ ناشاد  
 سو طرحے عروس گل کا سنگار  
 آشیانے کی باغبان کو تاک

چشم گل میں ہو آبرو میری  
 تیری رحمت سے کامیاب ہوں  
 نہ کبھی باغ سے ہوں آوارہ  
 اور یہ ہے مدعاے بلبلی زار  
 تو ہے فریاد رس غریبوں کا  
 ہوں میں بیمار بڑھ کے نرگس سے  
 وقت شکل ہو واہ رس تو ہے  
 کوئی سنا نہیں غریب کی آہ  
 تو ہے غفار میں ہوں سینہ فگار  
 حامی گل میری حمایت کر  
 ترس روئین کی طرح نالان ہوں  
 ہر جہی وقت دستگیری کا  
 سخن پر فصل گل شباب بہار  
 یہ سبق ہے زبان زد سوسن  
 پھر پھلا موسم بہار کمان  
 موسم گل بہت غنیمت ہے  
 سیکھو اسکو غنیمت جبانو  
 گل کے دن تم کمان بہار کمان  
 الغرض جملہ ساکمان چمن  
 میں فقط ایک مشت پر نالان  
 غم سے ہوں دگر فتنہ غنیمت  
 کوئی سنا نہیں فتنان میری  
 روز رہتا ہے تاک میں صیاد  
 باغ جوہن پہ اور یہ جوش بہار  
 دل میں صیاد کی طرف سے باک

کیا میری جان ہے دو عملے میں  
 روز میلاد سے ہر یہ خواہش  
 مر بھی جاؤں تو بوستان میں ہوں  
 مفت صبا کو رقابت ہے  
 عرض آسکی نفس کی آبادی  
 دشمن خانہ ایک ایک رہن  
 بلد خلاق ووجہان بھسکو  
 نعلتِ خاص کو کیا اظہار  
 برف سے سرد ہو گئے شعلے  
 نیل میں غرق ہو گیا فرعون  
 طعمہ ماہیان ہوا لشکر  
 قہر سے تیرے تابہ تختِ ٹرسے  
 تب گیا دعویٰ خدائی بھول  
 رحمتِ خاص سے ہوئی امداد  
 غیر غرقہ کوئی مال نہ تھا  
 امن دیتا اگر نہ تو اوسکو  
 کیا تعمیر اُسے باغِ ارم  
 تو بہ تو بہ برابر می تیری  
 سارے عالم نے بھٹکوا مانا  
 نامرادوں کو با مراد کیا  
 کیا کوئی کر سکے ثنا تیری  
 ارض کا نغذہ امداد ہو دریا

شکل تصویر میں ہون سکتے ہیں  
 مثل گل بوستان کی پیدائش  
 آنکھ کھولتی ہی شکل گل دیکھوں  
 باغبان کو عیشِ بغاوت ہے  
 ہوا سے نکرخانہ بر باد ہی  
 دو بین و سیار ہیں دشمن  
 آنکھ ہاتھوں سے دے امان بھسکو  
 تو نے گلزار کی تحلیل پہ تار  
 سارے انگارے بن گئے اولے  
 تو نے جوت کی کلیم کی خون  
 غرق سے ایک کوئی نہ بفسر  
 استخوانوں کا بھی پتہ نہ لگا  
 دفعتاً غرق جب ہوا وہ غول  
 ایک تختہ پہ جب ہسا شدا  
 کوئی اُسدم شریک حال نہ تھا  
 کون دیتا یہ آبرو اوسکو  
 یہ بھی ادنیٰ سے تیرا لطف و کرم  
 جان دی کر کے ہسری تیری  
 تو ہی قادر تو ہی تو انا ہے  
 یونہی کتنوں کو تو نے شاد کیا  
 ہر محیط ہسان خطا تیری  
 ہو تمام اس پہ بھی نہ تیری ثنا



یزدان بی نیاز را فراوان ستایش و خداوند بی نیاز را هزاران هزار نیایش که زبانه  
 را قوت گذارش و خامه ابروی را نیروی نگارش بخشید آندیشه های باطل از فراز خاطر  
 رنگ سخن

مدارم و جدا

در روزی که در راه بودم از گلهای بوستان  
 او ماغما از روح عطر بیزریا عین معنی رشک طبا عطار الله سخن را چه پایه فراتر داده  
 و بارگاه عظمتش را از کجا تا کجا برافراخته شامی که از شایم سخن بوی نشیده چون دیده است  
 که نور می ندارد و گوشتی که تراشه معنی نشیده چون شیشه است که آبی نیار و سخن شیشه آبی است  
 که گلشن دل را طراوتی و نصارتی بخشد و سخن جان بخش نسیمی است که غنچه دلها را گل گل بگفتن آرد  
 بلوب بکنار است و مشتاتش مدارم از باوه سرور سرشار  
 بن عروس

ببینید که در راه بودم از گلهای بوستان  
 نه سرمانده خرد مال و نه اسب نه شوکت ماندونی مال و کجیب نه تاسف بهر مال بی بقا چند  
 اگر خواهی بقا دل در سخن بنده که شمار بقا مال و بدن نیست به بقا در هیچ چیزی جز سخن نیست  
 ازینجاست که این شوریده زبان شولیده بیان که به در گار شاوین راجه و همیت استی  
 بن راجه پریم و همین زبان زور و زگار است در سر نهاد که حسد بصفت شاهان سخن  
 کلید

بدگر سے ماہوت گردو وغیر از بختان معنی بدگیر سے دل نہ بد باستواری این را سے  
صواب اوقات خود را به مجالست سخن و موافقت این فن بهر نحو صحت کردم وغیر ازین  
برایے دیگر قدم زدیم تا آنکه تالیف و تصنیف تاریخی بسو و شتلیه واقعات سلاطین هند  
اتفاق افتاد و باین شکل خطیر شغال خاطر دست بهم داد و هنوز دل ازین کار و پیا ازین بجا  
بزرگرفته بودم که سو داسے دیگر بسم افتاد و خود پیش خاطر مگذارش سواج بزرگان و وقایع  
نیاکان شور سے شفقی دریافت هر چند که از مدتی این آرزو در وطم بودی و آتش این  
تمنا کالای صبرم سوختی اما از بد نفسی ابنا سے زمانه و ناتوان بینی این طائفه فرومایه که  
انظار مغاخر و معالی نیاکان و تبیان مدارج و مناصب ایشان را سرمایه خود نمائی  
شمارند و بخود ستائی منسوب سازند خود را باز امید اشتهم و پادریں وادی خطر ناک  
نیکند اشتهم درین هنگام که این شوق نشاط افزا روز بازار سے و هوای این تنهار اور  
و ماغم گذار سے بود همان اندیشه باز بنجر پامی بیام و همین و سوسه با سرمه زبان گفتارم بود  
ناگاه از گورنمنت سرکار انگلیشه بار سال حسب و نسب و کارنامه های نیاکان فرمائی  
و امر والای شاهنشاهی تباکیده تعمیل این فرمان نقش پذیر تقاضا و گشت شاهد آرزو و رخ نمود  
عروس تنابکنار آمد تا به تصمیم اراده پیشین و به تعمیل فرمان این دولت آید قرن کمر همت  
چست بستم و از نامه های پاتاسنه و اقوال بزرگان گرامی مختصر سے و مجلسی بلکه یک از هزار  
دانه کے از بسیار بزبان اردو نوشته پیشکش بارگاه این دولت ابد مدت کردم من  
بجبت نشاط خاطر دوستان و یادگار یما سے نام نامی نیاکان بقالب فارسی در کشید  
داخل این شکرنامه نمودم قطعاً

اسید که این نامه گرامی کردو	مطبوع جهان بدوستکا سے کردو
از هیئت قبول ار باب خسرو	نامے ماند چنانکه نامے کردو

### آغاز ذکر نیاکان

از دیر گاه بزرگان این دو دومان و نیاکان این خاندان بسز من خراسه ضلع گوندره  
توطن داشته و اد کامرانی و فراغبالی پیدا وند و گرامی انقاس بمشاعل دولت و امارت  
یگند را یندند هنگامیکه حضرت نصیر الدین محمد ہمایون سر بر آرا سے جہان بینی و وساد

پیرامی دولت و کامرانی شدند راسے پور پچند جد و دوازدهم این نامہ نگار را بسبب واقفہ  
 عبرت افزا رتن پانڈے کے ہوا سے ترک وطن و ریسر محمد تابا ستواری این عزم بالیوم باسیار  
 شرم و خدہم در پرگنہ سیک آمد و قطعہ زمینگی گرفتہ رخت آنقا است انداخت و شارستانے  
 کہ مانا بہارستانے بود تمام نامی و اسم سامی خود اساس نہادہ بہ پورنیا موسوم فرمود  
 پیش راسے کھم چند در عہد عدلت مہد حضرت خدیو گیہان جلال الدین محمد اکبر شاہ  
 بہ داروغگی ڈیوڑھیات باوشا ہے بلند پایگی یافت داز والا مہتی تقریب جگے فرمودہ ہوا  
 بدل و ایشا بر مردم کشود و طوائف انام و خواص و عوام را از زرباشے مال مال نمود از ان  
 جملہ سن طلاسے ناب بہ طائفہ براہمہ بخشید و خطاب لومنییا پانڈے سے گرفت پس از وفات  
 این والا تبار پیش راسے غریب و اس بہد حضرت نور الدین جہانگیر شاہ توابع گجا  
 چار و انگ ہندوستان کاررواسی علاقہ آمد این گناہ روزگار بسیار سے ریاست بہ  
 پنجوریوان کہ از توابع رگنہ سیک است فراہم آورد و بسا کاخاے و کشاوشمین ہاے  
 و لغریب بنا نہاد و شگفت آنکہ ہنوز باوجود انقضای دوران و امتداد زمان بہت

از تخلص نگار در دو لوار شہستہ آثار پدیداست صنادید مجسمہ را

فرزندش راسے پرمانند کہ در ہونمندی و کاردانی پایہ فراتر دست بہ بین تقریب خدمت  
 حضرت صاحبقران ثانی شاہ جہان باوشاہ غازی جاگیری بہ پرگنہ متھرا برگرفت و  
 نشوریش بر تختہ سی یافت کہ در ان شبہ حضرت صاحبقران ثانی و راسے مغزی ایہ تصور کردہ  
 بود بصورتیکہ آنحضرت کاغذی در دست گرفتہ بایشان می و ہند و مضمون عطایا جاگیر  
 بر گوشہ آن تحریر است الحق این نمودگی از عطیات ربانی و مواہب سہمانی بود کہ باو عطا  
 گیتی بنا ہے جم اقتدار سے بایشان کرامت و اررانی فرمود و اغلب کہ در جواہر مشین و مخالف  
 باستانی از انچو فراین شگرت و سنا شیر بدیع نشانی نباشد پس از وفات راسی پرمانند  
 پورش بسن و اس فرزندش نور راسے بکرم سین و تخلص راسی و اچندگی پس از دیگر  
 بمناصب و جاگیر کارروای دولت ماند چون فوت بہ راسی ملخص لالی رسید از گرد شہامی  
 این سپہر دوار و بوتکر نے زمانہ ناہنجار تا در شاہ قہرمان ایران کہ بادشاہ غدار سے  
 و قہار می و در جان شکری دول ازار سے سفاکی و بیباکی بود چنانچہ اہل ایران در شان او  
 نقشہ اندع ز شتہ اعمال ماصورت نادر گرفتہ و نقل و غارت ہندوستان توجہ گروید و بعد



جنگ پانی پت مظفر منصور مستقر الخلافت دہلی رسیدہ قتل عظیم کردی ہزار کس از صغیر و کبیر  
 بر ناؤ پیر طعمہ تیغ بید زیش گردیدند و ران وقت از سکناسک دہلی آنا نکہ درین طوفان  
 جانتان جان سلامت بروہ بودند ولی دو نیم و خاطر سے پر از امید و بیم داشتند راسک  
 مکھن لال نیز خایف و مغلوب ہراس بودہ غریمت ترک دہلی مہم ساختہ بود متقارن اینحال  
 میان ابو النصر محمد الدین احمد شاہ ہند وستان و نواب وزیر الممالک منصور علیخان  
 بہا و رصفہ رجنک باغواہی عماد الملک غازی الدین خان فرزند رجنک صحبت ہمیزہ  
 گردید ممالک طوالت کشید ہنگامہ زود خورد گرم و صدای گیر و دار بلند گشت و رین آشوب  
 بسیاری جانہا بباد و خانہا نہا تباہ رفت آبی نبود کہ رین آتش جہان سوز را بر نشانہ و سیلا سپہ  
 نبود کہ ناسکے این فتنہ را از پا و آرد از انجا کہ دانش و فرہنگ را پایہ فراتر نہادہ و متاع ہونہ  
 و غرور عظمتی دیگر اودہ اند بنا بران نواب وزیر الممالک از عقل خدا و اوہان مصلحت دید  
 کہ بسا و جنگ در نور ویدہ و ازین صحبت ناسازگار کشارہ برگزیدہ بلک او و مقرر  
 حکومت خود عطف عنان فرماید و نواسکے حکومت بالاستقلال دران سرزمین جنت آیین  
 برافراز و بدین غریمت درست از میدان جنگ بر خاستہ و خلعت از بادشاہ گرفتہ  
 رایات عالیات بطرف ملک اودہ برافراشت راسکے مکھن لال کہ از پیشتر مورد اشفاق  
 نواب وزیر الممالک بود و از مدتها اودہ ترک دہلی و رول داشت سعادت ہمراہے  
 اختیار نمود و پشاست خاطر و شگفتگی باطن بہ اودہ آمدہ زحمت اقامت کشو تا حیات  
 بتقریب نواب وزیر الممالک بکمال عزت بسر برد و اوس سپرداشت راسکے کنور سین۔ راسکے  
 پیم چند۔ راسکے سیوک رام۔ از۔ راسکے پیم چند۔ راسکے جیسکے راسکے قدم بجا ط شہو و گذشت  
 و از راسکے سیوک رام۔ راجہ گوردھن لال۔ راجہ رام دہن۔ راجہ پرم دہن۔ راجہ ناوان  
 بوجہ و آمدند کہ ذکر این و الا با یگانہ بان بر جاسکے خود خواهد آمد راسکے کنور سین و رعہ  
 وزیر الممالک نواب شجاع الدولہ بہا و راسکے چنگ بہ چکلہ واری سندیلہ و طبع آباد  
 بلند پاکی یافت و در قصبہ رحیم آباد زحمت اقامت انداختہ بامر حکومت اشکمال وزیر دہن  
 چند ہی شمارتے مختصر و قصبہ سندیلہ تعمیر کردہ و توطن گزیدہ از انوقت استقامت مستقل  
 بدین قصبہ بظہور آمد راسکے جیسکے راسکے خلعت راسکے ہم چند ہجرت از وہ سالگی از علوم  
 عقلی و نقلی بہرہ یافتہ و رعہ وزیر الممالک نواب آصف الدولہ محمد علی علی خان بہا و ر

هر چه چشک بواصلیاتی نویسی ممالک محروسه بهره اندوز لقا خرگه ویدورین عمد ریاست  
 بسیار فراهم آورد و متنازل لطیف و قصور و لفریب و ایوانات و لرباوشمین باسی و لکشاد  
 باغات تزیینت افزا در لکنه و سندیله تعمیر ساخت و سر ریاست علائقجات یکے به مراد آید و در  
 به باژی و سوم به سندیله بهمرسانیده و آره حکومت فرسخ تر گردانید بهدرین اثنا نواب وزیر الممالک  
 را روزگار بسر آمد و زمانه غدار بادیه اجل بجام حیاتش برخت نواب وزیر علیخان مست  
 فردوس آرا مگانه و ساده وزارت بر آراست و بمقتضای نشه جوانی و غرور بر نانی که  
 عقل مال اندیش و نگاه ثروت بین نداشت با ارکان دولت به ستیزه و آویزه رو آورده  
 جهانے را بشورش انداخت کار پردازان سلطنت و اعیان مملکت هم زبان و همدستان  
 شده باستعمال دولتش مکر بستید و نواب گور زبیرل کشور هند را جهت تنظیم و تنسیق این آشوب  
 طلبید شد و قیامک بیت الوزارت لکنه و محکم سداوقات اقبال نواب گور زبیرل گروید منتظران این  
 دولت محضری بغزل نواب وزیر علیخان نوشته بهر اصاغرد اکابر مزمین ساختند به چون  
 پیش راسه چسکه رامی آوردند ایشان از رعایت غیر سگالی و حق شناسی از دستخط ابا  
 نمودند و گفتند که انضات انیمنی چگونه پسند که کسے بغزل ولی نعمت مکر بند و امید نیکی از دنیا  
 و عجبی بدار و با بخله نواب مغزی ایبه در همان هفته از امر حکومت معزول شده بدست حکام  
 انگریزی اسپر گروید و نواب وزیر الممالک بین الدوله ناظم الممالک سعادت علیخان بهاور  
 بهار ز چشک برادر خرد نواب اصفت الدوله بهاور از بنارس با دولت و اقبال  
 لکنه سعادت نزول فرموده شکر و ساده فرماد می شد همان روز راسه موصوف از دوسوسه  
 اندازی اهل غرض و شجده پروازی ارباب حد مطلوب هر اس گردید و بطرف بنارس  
 گریخت و بادی لزران و خاطر می نژند غریب و کربت اختیار نمود و آنجا که امر تقدیر بران رفته  
 بود که او بمحارج دولت و اقبال و ساعد غزو ابطال معهود نماید و جهانش از ماده فواض و کاش  
 تر له با بی نعمت گرد و بنا بران روز یکد این قرزانه خدیو بکلوس سیمت مانوس بار عام داد از  
 جمله ارکان دولت ایشان را حاضر نیایفه از مقر بان دولت می پرسد که راسه چسکه رامی  
 کجاست بهار راجه ملکیت رامی و نواب افضل حسین خان و سمرقند از الدوله که بخالفت و محبت  
 مکر بسته بود و بیضا این مرغ و بضمونی فصیح و بلیغ بیفانی و بی آزر می ایشان معروض میدارند مگر این نمیدانند

چاسه را که ایزد بر سه و زرد  
 هرا نکو بچشک زید رشیش به سوزد

نازم بر گران ماری خرد و الا پاکی دانش این فرزانه ندید که هر چند منافقان بخریب راسه  
 موصوف زبان در زبان گشته و قبادرت بافته بان جبارت یکشانشند بسبب مزید حسن ظن نواب  
 وزارت تاب میگردد و در همان دربار عام بزبان اقدس میفرمایند که مرا از کردارهای گذشته  
 او اصلاً تفحصی و تعرضی نیست فرمان اثرش بطلب او صادر گردید تا بحقیقت خاطر رسیده شرف  
 بلازمت و شتمنل بکار این دولت شود چون این کلمه از زبان اقدس برآمد بے آزرمان  
 زبان گفتگو برتند و حاسدان بکنج خمول نشستند هنگامه شورش مخالفان بر نحو شید و زمانه از  
 فحاصمت برآورد تا نوید طلب فرمانروا سے عهد در رسید آنچه آرزو و بشگفت شام غم  
 سحر بر و مید آب زنته بجو آمد چشم رور رسیده نور سے یافت با خاطر سے فراغ و دوسے  
 باغ باغ بقدری آستان در رسید و بسجود درگاه سر بلند می یافت و بنوازش خسروا نے  
 کام دل برگرفت از آنجا که نواب وزیر الممالک ازین جماعت موجوده که هر یکے رکن رکن  
 و پایه های اعظم این دولت صولت قرین بودند خبار سے بخاطر داشتند تا بران <sup>تفضل حسین</sup>  
 را بفرات کلک زکعت فرمودند و سر فرارالدوله بها دور را چندان در کار و بار مملکت  
 تنگ گرفتند که او در خردت بعوارض مبتلا گردید و نقد حیات بخازن حقیقی سپرد و مهار  
 ملکیت را می که باقی ماند او را از خدمت معزول و جائدادش بالتام ضبط فرمودند و در  
 چیسکه را می که باقی ماند او را از خدمت معزول و جائدادش بالتام ضبط فرمودند و در  
 خدمات او شده بودند بشرف اعتبار مخصوص ساخته منصب جلیل و یوانی اغزاز و امتیاز  
 بخشیدند و بمرحمت سرو پاسه خاصه قاقش برآراسته بوشن و مستشار گردانیدند این معامله  
 شناس روزگار چون غلظت خسروانی بحال خود چنین دید از کاروانی و خیرگالی که بحیث  
 رضیه او بود تمثیل مہات کمال تعمق و ژرف نگہی پیش گرفت و از غایت حسن خدمات نواب  
 وزیر الممالک را شریفه خود ساخت مقارن انیحال ملک او ده و انتر پید در میان نواب  
 وزیر الممالک و سرکار انگریزی از دست راسه موصوف انقسام یافت علاقه مراد آبا و بوجه  
 توسل سرکار نواب وزیر در ریاست باثری بسبب نقصان کثیر از خود بگذاشت و ریاست  
 سروین بڑا گاون را که تا امر و زنجت حکومت است باشتال دیگر دیہات فرانسے بخشید و  
 استمراری این ریاست بدست خط و مهر نواب وزیر الممالک بدست آورد و نا کاره و از ده هزار  
 روپیہ بنام راجه گو و من لالی برادر خود حاصل ساخت و دیگر ریاست با کہ ہم رسانیا

و از زرد و دولت و اسباب شوکت و شمت هر قدر که فراهم نمود تا چند گویند سبب کوتاه و قصه بسیار  
 است و در این موصوف علاوه دیگر صفات طبع نیز موزون داشت بسیاری شعری نامی و نحوی  
 گریزی در خدیش بیک ملازمت اقبال داشتند با کتب بنام نامه او نوشته اند از دوست  
 که این تاریخین پیکر ز سحر ناز می آید که یوسف در رهش از دیده در شرف ناز می آید

از آنجا که در پایان عمر را سه مغزی الیه از جمله بشارت عاری شده بود تا بر این راجح  
 و تا که شش کوشیده سینه را که در دفتر دیوانی نقلیل و جی مامور و آثار رشد و کاروانی از جهرین او  
 واقع و کج بود و به پیشستی خود برگزیده تا بعد وفات ایشان او بعد از جلیله دیوانی رسید با کج  
 چون هنگام وفات رازی موصوف فرا آمد فرمود متر که خود از نقد و جنس به تعداد هفت کرد و  
 رویه نوشته بدست فیض الله خان خدنگار پیش بندگان جناب فرستاد و عرض شد هشت  
 که اکنون آفتاب عمر این خانه ز اولب بام است اندیشه با دارم که پس از من عمر نران و اعتقادیم  
 بمطاببات سرکار و محاسبات این دولت ابد پایدار در خارستان بلا یفتند و بنجاب سلطان  
 که غوغا قهر بانی است گرفتار آیند امید دارم که در حیات این خانه زاد بضی و اثاث است  
 در این رود و گویند که چون این عرضند هشت بحضور نواب وزیر الممالک میرسد از فرط عاطفت  
 شفقت نماید میفرماید و ناصیه عرضند هشت را بکم معافی بانداد و وعده پرورش و ژانفرین  
 می سازند تا آنکه را سه مدوح ببد ادراک نوید بخشش و بخشایش و اعی اجل را بیک اجابت  
 گفت بندگان حضرت را از وقوع این واقعه حیرت افزا توزیع خاطر دست داد از غایت  
 قدر شناسی و دشمنی خوب صندل از کار خانات با و شایسته رحمت فرموده عاطفت  
 حضور و آفرین بر سایر مخلصان و بندگان ظاهر فرمودند این واقعه پرانند و به تاریخ بست و پنج  
 رجب سنه ۱۱۰۰ هجری بر روسی روز آمد بیست

دینا خوالی است کس عدم نمیرد | صید اجل است که جوان در پیر است

این دانش پژوه و مرد پناه به مزاج شناسی و کاروانی و معامله می پایه فراتر داشت و در  
 غیر سگالی و بی خرابی این دولت رقم بکتانی می کاشت نواب سعادت علیخان که کوشای  
 با دانش و فریبگ و فرما زوای باهوش و مرد بود و همین آثار رشد و کاروانی در و یافته بدراج  
 سطح برگزیده و بندهای شفقت خسروانی اختصاص بخشید هر چند که قاعده ستمزاین دولت بضبط  
 جا بدوش ساعی بود اما بنظر شوق خدمات و مزایه نقیذات همه بگذاشت و بمنزید رحم و کرم معان

و رفوع العلم فرمود الحق چندان مورد نوازش و عنایات و بی نعمت بود که اکثر بخلعت های گران بها  
 سر بلندی می یافت و بجای آن بوقلمون مخصوص مرحمت گردید از تفصیلات و نوازشات خسروانی  
 مذکور است که در سالی جشن کتخدانی مرشد زاده بسوق گردید از غایت کهنه نوازی و عزت بخش  
 رای موصوف را بر اسم نوید برادرانه محفوف عالمفت ساختند او سنجاس گذار این موافقت  
 کبری گردیده بسامان خود پرداخت و بصورت اشتراک این جشن هوای فرید از سه  
 هواداری که در یک باز از برای بیت الحکیمت تکلف تمام تیار ساخته بودند در سر نهاد  
 مردمان فرستاد تقیستی ملی کرده با تنگ آوردن بودند که درین اثنا مردم مرشد زاده  
 میسند و بجز و تعدی آنرا خرید کرده بدو لخانه می برند اینی بر خاطر ایشان پس گران آید و  
 غایت طال دست هم داد چون بر تفهیمات بندگانش حضرت و حسن خدمات خود نماز پا داشتند  
 پس بخت اظهار طال خود را شریک محفل بخت مشاغل ساختن نواب وزیر الملک چون  
 سبب غیر حاضری ایشان از مهربان دولت بشیخ و بسط دریافت فرمود از غایت قدر دانی  
 هوادار مذکور از مرشد زاده منتزح کرده بلا قیمت ایشان گرامت نمود رای موصوف که از تیار  
 این مرحمت عظمی گردیده بسوق قدسی آستان حسین اخلاص سوز کرده بدو غایب گشتی بود دولت  
 زبان بر کشاد الحق هر کس را که آفای نعمت و مخصوص فرزند و اسب وقت این چنین مرشد زاده  
 فرماید اگر هزار جان داشته باشد فدای راه او سازد بر جای خود است از نجاست که رای  
 موصوف خود را در کار رای ولی نعمت همه تن محو کرده بود و میامن این چنین غیر پوی و غیر گاش  
 اساس دولتش هنوز بر جاست و با وجود وزیرین عمره بیایست تا حال بی ریاست در ایان  
 دولتش روشن و فرزانت ساید که از فضال ایز و بیمال و میامن حسن اعمال این گستر  
 خصال بنای این دولت و نام نامی آن والا بخت استوار و پایدار بسا نه بیست

چون میگفتم و با که بر داستم | کجا بود استب کجا تا خستم

چون رای مقهور فرزند می داشت بنا بر آن نامی اموال متروک او چه از نقد و جیس و چه  
 از ریاست و املاک همه بفرزدان راه سپهوک راهم که برادران عم زاده او بودند  
 رسید و امر ریاست به راجه گور و من لال قرار گرفت و خلعت نامی از حضور فرزند  
 گشت در ۱۲۲۵ هجری خلعت چکله داری سند بله و لیج آباد و بانگرم و میرگانون و موپان و  
 کاکوری و کهنه خاص با علم و تقاضه مرحمت شد و بعد سلطان ابو المظفر ناصر الدین

خازمی الدین حیدر با و شاه اوده از خطاب راجگی نسلا به نسل و نظامت سرکار  
 خیر آباد مع جنته مرصع و سپرد شمشیر و نالکی و پانکی و فیل سواری خاص و علم و تقاره محفوظ طغیت  
 بادشاہے و شمول نوازش نامتناہے گشت و راجہ برہم و ہن جد این نامہ نگار بہ چکلہ داری  
 محمدی مخمور و ساہے گردید و راجہ نار این و ہن بہ چکلہ داری سیتاپور و کھیری گڈوہ اطراف  
 شمالی و راسے گلاب رومی بہ چکلہ داری بسوان و باڑی سر اقیاناز بر افراشت قدرت  
 مدی ریاست سروین بڑاگانون و نظامت خیر آباد و مچھری و باڑی و بسوان و سندیلہ و بیچ  
 و پسرگانون و بانگرمو و موہان و کاکوری و لکھنوی خاص و بیواڑہ و فتح پور و جہانگیر آباد و کوری  
 و غیرہ رونق افزای این و ودمان و حیرت بخش دیدہ نظار گیان بود شوکت و شہمت این  
 خاندان تابجاسی رسید کہ ہنگام سواری دوازده دوازده تقارہ ایی پیشا پیش میزدند  
 و از کثرت سپاہ و فوج بہر سو کہ میگذشتند گذر مور و شوار بود و با فضال این و متعال بہر طرف  
 کہ رومی آوردند فتح و نصرت دست بستہ با استقبال می شتافت در ملک اوده جاسی  
 مانند کہ در ان سر زمین رخس این والا یا یگانا یا ان بچولان نیامد و راجہ وزیر میند ار سے  
 بنود کہ غامشیدہ طاعت بدوش و حلقہ اطاعت بگوش نکشیدہ جتا پنچہ و رسوا کنج این نامہ داران می سریدہ  
 از کسار شمالی تالب گنگ بہ بزر خاتمش چون موم شد سنگ بہ در عمر سلطنت  
 ابو انصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عاویل تبصر زمان سلطنت اعظم  
 محمد و اج علیشاہ بادشاہ اوده کنور جمعیت رومی خلف راجہ گور و ہن مال  
 بہ چکلہ داری ساڈھی و پالی مخمور و ساہے گردید و در ایام حکومت با سر کشان آن فوج  
 جنگنا کرد و کار نامہ با بجا آورد و راجہ فتح چندین راجہ نار این و ہن در زمین عمد  
 دولت بہ چکلہ داری بیواڑہ سر اقیاناز افراشت اکنون عند لیب خامہ از ترانہ سنی  
 از کار گفتار دیگر زبان بکام خموشی کشیدہ با ظہار بدائع سوانج جد امجد و پدر والا شہ  
 بدینسان تہذیب سراسر کہ راجہ برہم و ہن جد راقم این سطور سے کے از مقربان بساط فیض  
 مناد با و شاہان اوده بود ہمین تقرب و شایستگی خدمات سر استمان ریاست خاندان راشاد  
 تر گردانید و جمیع کار خانات این و ودمان را آب و رنگے دیگر بخشید و در ایام حکومت بسی جا  
 شمشیر نمایان زد و بجلد وی ہمو خدمات سوار بجلال تفقدات بادشاہی مخصوص گشت از جمیل  
 کار نامہ ہای او کی نیست کہ حضرت قدر قدرت سلیمان جاہ کھیمرا لہین حیدر بادشاہ اوده

بمک پانچک امرت لال ناظم که اوبایکے از راجہ ہامی کلان جنگ داشت نامزد فرمود  
 این گمانہ روزگار با مردان جان سپار و سواران خنجر گذار و آتواب اثر در وہان پابریاب  
 گذاشت و یکو جہا سے طولانی خود را بر غنیمت برسانید ناظم مذکور از جرأتی کہ داشت با وجود رسیدن  
 راجہ موصوف پامی استقامت از جا داد و قرار بر فرار داد و اوبو ایدہ انجبال مردمان این  
 والا تبار نیز طریق ہونانی سپردند تا آنکہ این نامور ہائے چند در میدان جرأت قدم  
 ہمت افشود و خود را جمع ساختہ حملہ بر جمعیت غنیم نمود و دست برومی دلیرانہ و حلیقشما  
 مردانہ کردہ علم نصرت و فیوری برافراشت و ازین جرأت و پردلی جہانی را شکست زار  
 حیرت انداخت بظہور این خدمت شایستہ و انکار باستہ مورد انواع مراحم بادشاہی گشت  
 و ناظم مفروضات سلطانی در آمدہ بہ ادای پیمبر از رویہ جرمانہ مجبور گردید و روایت است  
 کہ در اجدادی نظامت مشور خان راجہ نان پارہ سر از اطاعت سجد و با دای خراج  
 تن باغمان سپرد و ہر چند بار سال پند نامہ ہائیکہ غفلت از گوش ہوش او بر آوردند و ہوسائل  
 کاروانان لالی آبدار تصالح بد اسن حالش ریختند از اینجا کہ کثرت سپاہ و فوج و استحکامی  
 جاہ سے و سوار گذار و فراوانی زر و اسباب و دود غرور و استکبار در دماغش سایندہ  
 پر وہ بر چشم ہوش و خرد او بر انداختہ بود بنا بر ان پذیرا سے مواظظ و پذیر و گراسے  
 سخنان و لہائیز گشت بظہور این بی اعتدالینہا این والا جناب از غایت غضب بر شغفہ  
 با انواع بر آرد سپاہ صف شکن و مبارزان چان فروش و بہادران نیر و آزما و تو بخانہ ہا  
 آتش نکلن بطن مسکن راجہ مذکور کوس نصرت توخت و بعد طی سازل و قطع مراحل بدان  
 دیار پوستہ خیام برافراخت و قلعہ راجہ مسطورا کہ ماسن و لجا پیش بود و با مردان جان  
 بنا موس وہ از پیشہ در ان قیام داشت از چار سو محاصرہ کردہ تقسیم مورچال و ترتیب انواع  
 بردخت و تفسیق مخصوصین اتہام بلیغ بکار برد بہوز آتش جہال و قتال با شتعال و رنماہدہ  
 بود کہ راجہ مذکور از غایت ہراس نقد ہوش و ہراس از دست دادہ و صورت جانہ  
 بہ آئینہ حال نیدہ تبصرع و زاری در آمد و ہوسائل و کلای معتبر سلسلہ جنبان اطاعت زمانہ  
 بہ نامادہ ادای باج و خراج گردید این والا جناب عذرات اورا بسع قبول جا دادہ خاطر  
 پر ہم خوردہ اورا روی شفی و جمعیت بخشید روز و دم راجہ مذکور ز خراج ہمراہ گرفتہ بلازنت با  
 وزیر گذارندہ اشد ہائیکہ محظوظ است نمودہ این والا ہا و خلعت گران از زقاخش برآمدہ

خصت داد و خود با فتح و ظفر بدوش کامیابی و هم آنخوش کامرانی مراجعت فرمود و همچنین  
 بنا کارنامه با از و بر روی عالم مانده که ذکرش بیب اطلاب کلام گذشت از ان والا  
 مستثنی الصفات و و پس بوجود آمد یکی راجه مجلس رامی که بفضائل گوناگون وصفات  
 یو ظنون انصاف داشت و در نزاکت طبع و حدت نعم و دور بینی و هوشمندی زخم بکتا سئ  
 می نکاشت دوم راجه و شهنش رامی که پدر والا قدر را تم اینخود است از اوصاف  
 فضایلش چه بر طرازم چون واسطه فرزندی در میان است عجب نیست که تا توان بنیان  
 شیره چشم و هیزه در ایان کم آزم حمل بر مبالغه و تدبیر سازند اما شکر هزار شکر که او صاحب  
 محتاج تبیین و تفصیل نیست مروت و سیرت و سخاوت و در یادلی و کم خشی و بسیار مهربانی  
 و بکرونی و بکرنگی و بوسفت جمالی و شیرین مقالی و بان حشمت و شوکت عجز نهادی و بان هم  
 اظهار بچندان انیمه محامه او روشن تر از آفتاب نصف النهار و عالمگیر تر از نیم عنبر بار  
 است در عهد حضرت سلطان عالم ابوالمصمور ناصر الدین سکندر چاه با و شاه و افعال  
 قیصر زمان محمد و احمد علی شاه با و شاه او و در تمن و ساوه ریاست موروثی گردید  
 و بجهول خلعت گران بهاسر بر افراخت و دست بذل و کرم بر روی عالم کشاد و از رعایت  
 و عنایت و شفقت و معالفت ملازمان و منتبان و لواحقان و هر که غیر از ان بخدمت رسید  
 آرزو کسی را محروم نگذاشت از معاوت خاصه او بود که اگر حاجتمندی دست سوال کشادی  
 و یا از وی آنچه احوال کسی حرف احتیاج خواندی او را کامردای خواش ساختی و در انکشان  
 احسانات و اظهار مراعات چنانکه سینه نامرضیه اهل این روزگار است هرگز راضی نه شد  
 بلکه در کتمان اسرار و اخفا سے این راز بنایت کوشیدی خدا شاهد است که اکثر اوقات  
 این خاک را در نهنگام انجام مرام مستندان از خدمت خود دور فرموده اند تا انشای راز  
 نگردد و پرده از کارش نیفتد ملازمان و کتبران خود را بنایت عزت فرمودی و اگر صد هزار  
 خطا از وی ظهور آید نظر بران نه انداختی و هم را در گذر آیندی و با هر که یکبار رعایت  
 فرمودی مدت العمر همان رعایت مرعی داشتی خطا شکسته و تعلیق هر دو خوب نوشته دور  
 تحریر کاتب بذل فصاحت کردی از رعایت عجز و انکسار ملازمان و فرزندان خود را نیز از  
 الفاظ عظیمی محروم ندشتی روزی در خدمت فیضدرجت حاضر بودم به یکے از ملازمان تحریر  
 فرموده پیشم انداختند بدیدش کلمات در خورشان مکتوب ایبه نیافته بکمال جسارت نسبت



همچو الفاظ چیزی معروف شد ششم ششم شده فرمودند که این تحریرشان من چه زبان یافت از پانزده  
 قدر من چه کاست **س** دل بدست آور که حج اکبر است به از هزاران کعبه یکدل بهتر است  
 سکوت کردم دست موجب شدم و عهد نمودم که اگر خدا مرا هم توفیق دهد همین مسلک پیش  
 گیرم با بجد از که ام که ام او صاف او بزرگوارم هنگامیکه سپاه کینه خواه انگیزی از آقای نعمت  
 خود برگشت و بجان سگرمی خداوندان و خود زری ولی نعمتان کمر بست این والا جناب آماده  
 جان شاری گردیده خدمات شایسته بجا آورد و گروه باغبان که هر طرف بشارت و تاراج  
 میباشند بسر کردگی فیروز شاه شاهزاده دینی در سنده پله رسیده اکنه و منازل این والا نهاد  
 را حاضر کردند و دروازه با شکستند اندرون ریختند از اثاث البیت و نقد و جنس هر چه  
 یافتند دست خوش تاراج کردند پر کاهی گذاشتند بعد چندی که بهادران فرنگ این قصه  
 بکنگ آوردند و بدلداری بیدلان و غمخواری مصیبت زدگان گرفتند هر شاه و پادشاه  
 خیر آباد که سر گروه باغبان نکبت سرشت بود جمعیت پنجاه هزار سوار و توپخانه بی شمار متوجه  
 شد در آنوقت در کپ انگیزی زیاده از پنج و شش صد پیاده و سوار نبود تباران اضطراب  
 بخاطر این بهادران راه یافت درین وقت غیر این والا نهاد تمامی اکنه و منازل خود  
 که در خوبی و فراخی و استواری ضرب المثل است بدست صاحبان والا شان سپردن ایشان  
 مع فوج ظفر موج داخل گردیده مورچه های محکم بستند و توپ فرو و بزرگ بر جاها مناسب تمام  
 کرده جنگ انداختند تا سه چهار روز این گروه نکبت پژوه به لوازم محاصره پرداخت و از  
 توپ و تفنگ گلوله چون تگرگ می بارید اما با وجود مساعی جمیله ازین حصن حصین شسته  
 نه انداختند و قتل تنفسی دست نیافتند و ازین طرف شهر بران پیشه شجاعت و نشان دریا  
 جلالت تفنگی که زودند خطا کردند اینو به کثیر جمعی غیر از صفون اعدا بر خاک افتاد و از  
 گشته پیشه باشد روز چهارم چند کپنی گوره های ولایتی چون برق و باد تبارک و تنبیه این طائفه  
 مخدول از لگند و در رسید و از نظیر محصورین تیغها آخته خود را بیرون انداختند از دو سو  
 بسوی شورش و پورش رو آورده جماعه اعدا را بشکوه زد و کشت در کشیدند طرفه رختی  
 بظهور آمد ناگزیر بدسگالان با وجود جمعیت کثیر تاب جنگ این بهادران نیاورده راه قرار  
 داد بار پیش گرفتند بهر سو که چشمی افتاد از گشته پیشه با بنظر می آمد و بهر طرف که نگاه میکردند  
 خون روان و سر با چون گوی غلطان بود بالاخر نسیم فتح و فیروزی بر پرچم ریاست سرکار

ابد قرار وزید و زمانه باوده کامرانی در جام کشید نشاط چهره برافروخت مسرت غازه بر روی کشید  
 تیغ و ریشام آسود خنجر از کشاکش نجات دید **۵** زمانه ساز عشرت ساز کرده بسرو و بیخی آغاز  
 کرده - ابواب مرحمت بادشاهی چون دلهای از باب همت گشاده گردید و هنگام سر  
 بخشش و بخشایش از چهار سو بلندی گرفت کار پردازان دولت و پیرایه بندگان کارخانه  
 سلطنت خیر اندیشان و رگه و جانفروشان بارگاه را بجلدوی جان نثار بار بار و دولت  
 در گرفتند و بنماصب و جاگیر و خلعت و خطاب با عزاز افزائی در آمدند درین روز مسرت  
 اندوز این والا جناب را نیز بجلدوی خدمات علاوه ریاست تدبیر ریاست سروا بولنت  
 بغاوت راجه و صور چهره غضبی در آمده بودند سلا بعد نسل مرحمت و عنایت فرمودند و خلعت  
 گران بها قاشش بر آراسته بارگاه قدر دانی برافراختند و حق شناسی را پایه برتر نهادند  
 آرزو شکفت و نهال تنابار و در گردید شادمانی هنگامه بر آراست کامرانی دست بیاغرز و قلم

دوران به بهار رنگ و بوداد	گلدسته بدست آرزو داد
بر خاست صدای کوس شادی	بنشست خروش نامراد

چون سخن تابه اینجا رسید و از نشاط و انبساط نغمه باوزن فرمه با بلند کرده شد اکنون از  
 غمهای جگر سوز و درد پای محنت اندوز برخی سخن میراند و نمک بر جراحت می افشانند  
 بر پوشمندان دور بین و دانش اندوزان عبرت گزین مخفی و محجب نیست که این سیرت  
 و این دهر نیرنگ ساز جز آنکه دلهای نامداران بختنگ بلا بدوز و شکاری ندارد و غیر  
 ازان که به خنجر جگر پای دلاوران بشکافد کاری نیارد و در هر ساعتی طلسمی حسرت افزا  
 بر انگیزد و در هر آنی نقشی بپوشش ربابزگار و گلچین درین سخن تشنگی که از صدمه سموم غلغله از  
 پا و ریختن و بوستانی از پیرایه بهار خلعتی رنگین در بر نگیرد که از صدمه خزان بیداشن عریان  
 نگردد نهالی در جهان ز رست که به تیشه قهرش از یاد دنیا شمعش روشن نگردد که در ساعتی  
 از با و جفایش خاموش نشد **۵**

این گردش سپنج بیج در بیج	هست اول و آخبرش همه بیج
هر سنبلی و گل که روید از خاک	گرد و بجز در خار و خاکشاک
هر سرو سهی که باغبان کشت	آخر همه بایزم است و انگشت
از بیخ زمین ز رست بر سگ	کافت ز رسید از تگر سگ

<p>ترف است محیط این بسپرد سند و قه این رواق گردان</p>	<p>خاک سیه است آب و ید عرق است بخون زار مردان</p>
<p>از آنجا که در شکفت کارهای زمانه غدار و ظلم سازی این داریا پدیدار و راز نفسی کردن سر رشته مدنا از دست دادن است بنابراین باختصار و اجمال این داستان و راز متوجه اظهار مقاصد و مطالب که پیش نهاد خاطر است می گردد که از سال یک هزار و هشت صد و شصت و هفت عیسوی نمی گذشته بود که ناگرفت و بای هیضه دریا کوه شیوع یافت شهرها و خانه ها ویران نمود زفته زفته شهر سید را هم فرود گرفت و تا بنا بست اشتراک پذیرفت که جوق جوق مردم درین بلای بی درمان مبتلا گردیده راهی ملک عدم شدند از شدت اموات و کثرت حادثات در هر خانه ماتمی و شیون می بود و درین طوفان جهان آشوب ساخته پیرانده و حادثه غم اندوز از کمن بطون بر سر آمد و آمد</p>	
<p>انگیزت مشعب زمانه ناگاه خمی بهم برآمد نمی غم که محیط عمر کاہی</p>	<p>لقستی مجیب از ظلم حسانه تاریک شبی ز در در آمد نمی غم که جهان جهان سیه</p>
<p>اینست والا جناب - بلال رکاب - برکت آب - طایک آفتاب - مسد آرای دیوان امارت - نور افزای ایوان ایالت - مهر درخنده سپرد دولت - شمع فروزنده ایوان ثروت - درّه فاخره دولت و اقبال - نقطه دایره فضل و کمال شگوفه بوستان و انشوری لوحه نگارستان سخن پروری - نخلبند بهارستان فضل کمال - چمن آرای بوستان حشمت و اجلال - بانای مبالغی سخاوت و کرم - مخزغ آیین لطف اعم - عقده کشای کار فر و بستگان موسیقی بخش دلہای شکستگان سبقتول قلوب عالم و عالمیان - محبوب طبایع جهان و جهانیان مرو میدان شجاعت و بہالت - شسوار عرصه جرات و بلاغت - یک تازمهر که مر و انگلی بر دفتر دیوان فرزندانی - خرد اندوز دانش نیاہ - حق گزین - معارف آگاہ - سر پایہ فرشتک و سدا راہ و ہنریت رومی تبارنج سوم ماہ اگست بدین عارضه جان را با قبلا گشتند از باب خدمت و اعزاز و اقارب و ملازمان و منتصبان در گرداب تزلزل افتادند و نقد حواس از دست دادند از شومی طالع و ناسازگاری بخش این بچہ رجب فرمان آنوالد جناب جهت حصول ملازمت و عرض بعضی حالات ریاست بحضور جناب مستطاب معالی القاب صاحب چہیب کشر</p>	

بهاور بگوش بود و روز که هوش ماندند بنظر اضطراب هم خبرم نکردند چون مرض شدت بجایید  
 حاضرین خدمت سرعان فرستادند ازین ماجرای هوش ربا اکیم دادند از اتفاقات پیشتر  
 از دور روز خوش خاطر داشتیم و بستگی پاک بایست نبود بنیدانتم که این وحشت از کجا است  
 و این دارستگی و بیابانی از چه راه است و این چند ابیات بر زبان داشتیم نظم

این درود نام از کجا خاست	کز هر گ در پیشه ام بلا خاست
جوش جگر من از چه باب است	در نبض دلم چه اضطراب است

تا گاه مردمان میرسند و ازین ماجرا که وحشت افزا خیرم می دهند شنیدن همان بود  
 و از جارقلم همان از غایت اضطراب دست بدان بیابانی زدم و خود را بدست دیوانگی  
 سپردم مانند بوارمی پاکلی با سدرودی و مخمیری مردمان که قلق خاطرشان کم از من نبود  
 ره پیر سندیله گرویدیم و در راه به هیچ جا نماندیم و چیزی آب و آتش نکریم مگر آنسیرین  
 بروفاواری حملان و ملازمان که با وجود مسافت بیت کردیم مراد و سپس به بندیا  
 رسانیدند و قتی که به نواح شهر درآمد آنچه دیدیم هیچ دشمن نماندیم و هیچ کافر نشنود از طرف  
 دریای غم و الم جوش میزد و نعره در دو اندوه بر چرخ هفتم میرفت یک باقم بدر چون  
 میج گریبان در دیده دیگری بنغم سپردن تلنگده مانم نشسته یک بدر دما در هر بان خاک  
 بر سر و سر بر خاک و دیگر که باقم برادر دست بر سینه و گریبان چاک یک را واقع  
 یاران و مسازغان جگر گشته و دیگر بر اسانجه خورشید طلعتان برق اضطراب بر خرمن  
 دل زده از یک طرف هوشان بر می زخار به بر هم زدن طره با سکی و بنا فن زبون  
 چهره های رنگین نشتر اضطراب بر دلها می عشاق شکسته و دیگر طرف مشتاقان فریادش  
 بنغم شیرین لبان عشوه فروش دست از حیات شسته با بجز میثا بدو انجبال کثیر اختلال یاد  
 سد پاره و چشم نناک بر بالین آن مسافر منزل عدم در آمد با چشم نیم باز بویوم دیدند و آب  
 در دیده گروا نیندند مرا از شدت گریه من در زبان گره شد تریب بود که نفس در گلو شکلی کن  
 اما از تسکین و سپه حاضرین خدمت خود را بر جا آوردم و آماده خدمتگذاری نمودم روز دوم  
 صاحب قوشی کشته به اور فرمان فرمای ضلع بهر دولی بیادت این والا جناب شریف شریف  
 اثر زاری و شهنشه و در آنجا رسد و او در آنروز طبیعت بحالی خود بود و روز سوم از شام مزاج برشت  
 نبض از اعتدال افتاد اضطراب طارک و حالت نزع ساری شد روز چهارشنبه

ز کوهی روز برآمد بود که طائر روح پر فتوح بفریاد و دشت ساکنی از نفس غمگین پرواز  
 نموده با شیان جنت آرام گرفت جهانم بدرد و غم زشت که خیالش روزگار رخت  
 از نهمان بر لب عالمی بطلت کده ماتم در آمد که حاتم زمانه سرا پرده بر روی خود فرو بست  
 کار فریبگان و رنگنا سے غم شدند که عقده کشای دشوار بیاسه روزگار به عالم قدس فرامیاید  
 حاجتمندان جامه و ریش زردند که حاجت روی روزگار با از و اثره هستی بیرون کشید <sup>عطف</sup>  
 اندوخته و برگردی شوی نه بطرز خاص داشت و هنگامه ماتم سے آراست هر گاه حال جهانیا  
 چنین باشد اندازد در دنیاکی این دردمند صوری و منوی که تواند آکاشت بخدا و در دنیا حال  
 که عالم و چشم تیره و تار بود و طرفه اندوخته بدل راه داشت سرشته استقلال از دستم افتاد  
 بود حالت بدیدانگی انجامیده نفس حاتم متغیر گردیده و بسدم اضطرار همی انز و از نایب  
 حزن و طلال ناله و شیونی آغاز نهادم هر چه از دست برآمد بگریان کرد و بکطرف حال من  
 دیگر طرف دیگر فرزندان و عزیزان و ملازمان و متبسان که جو کرده عاقلست و شهنشاهی او بود  
 چون کسبل بر خاک می طپیدند و سر با بدیوار سے زودند

غم سوخت درون بکان بکان را	ماتم کده شد جهان جهان را
آخوب قیامت از جهان خاست	شیون ز زمین و آسمان خاست

این واقعه شهر ریز تاریخ هفتم ماه اگست ۱۸۶۵م مطابق ۱۲۸۵م قمری روز چهارشنبه چهار  
 تهری روز برآمده بنه پور آمد برادر منشی گرو حارمی لالی تخلص به آسود متوطن قندهار  
 هدهه چین تاریخهای فست تاریخ

راجه دهنیت رامی چون رفت از جهان	در نفس بگریست هر کس اسے پاسے
مصرعه تاریخ فصلی گفت آسود	شد ز دنیا را چه و دهنیت را سے و آسود

وله تاریخ موش

راجه دهنیت رامی عالی مرتبت	بود در حلق و مرزت مصنف
مثل او در بهت وجود و سخا	ما در گیتی کجا زاید خلعت
نامی و ذیشان رئیس این رئیس	کم کسے بوده است شلش و لطف
پایه حلقش گران از بسکه بود	کوه دریا سنگ اخف آه خف
بود در یاد دل چو نیسان گرم	چون صدف میداشت گوهر بار کف

کرد و رخت آه در ماه اگست  
 نیک نیت قصد عقیقه چون نمود  
 شوکت و شان و شکوه و تکانت  
 گرم شد غمخور و فغان در چارسو  
 خاک بر سر عالمی کرد از غمش  
 شد ز حیرت پوشش از سر ناگهان  
 حسرت در سنج و الم کرده هجوم  
 رفت تا چرخ کبود این تیر آه  
 بهر تارنج و قات او آسد  
 عیسوی و صحبت و فصلی مگر  
 چون حروف سر و پا کجا کنی  
 دال در و آرد احسن بجزی شود

ناگهان سوی جهان شد نوی حرف  
 بر و از خیر العمل با خود تحف  
 شد ز سنج فرقتش یکسر تلف  
 ناکه و شیون بپاشد هر طرف  
 در نشان از چشم تر شل صدت  
 گوش کردم من چو این شور و شغف  
 روح بر لب آمد و دل شد زلف  
 سینه صد چاک دارم چون بدن  
 چون عنان خامه آوردم یکف  
 شد سینه بجزی باینسا مؤلف  
 رو نما کرد و یقین شک بر طرف  
 پیر فکرم بگذرد سوی بدن

دیگر بر ایدم شیور و بان همارا چه حیوانی شکم بها و تخلص به ثاقب وارد  
 کلک ملازم آستان دولت حضرت سلطان عالم بادشاه اوده و دیوان شانه اوده بنشیند پایگاه  
 صاحب عالم و عالمیان خبر فریدون قدر فرزا محمد پسر علی بهادر خلف آن سلطان  
 و الاجاه چنین گوهر مضمون سفته تاج سنج

راجه و بهت رانی عالی مرتبت و الاکرم  
 بجزمت پاک طینت صاحب مجد و غلا  
 قصبه سندیله بوده گرچه منزل گاه بود  
 حیث از ناسازی دوز زمان کج بود  
 صبح روز چهارشنبه هفتم ماه اگست  
 اینچنین اعظم امیر کاسگار و نامور  
 از سین عمر او پنجاه و هشتم میگذاشت  
 هستا الحق نیست در کل اینجهان بی ثبات  
 در استمان خلق و سخاقتش چنان گرم بیاد

آسمان عز و نیکین آفتاب اقتدار  
 منظر خلق و گرم نفس و نیکین تقنار  
 لیک جاه و عظمتش معروف هر شهر و دیار  
 حیث از کج باز سه و جو سه رفقه کار  
 در ربیع آخرین تارنج پنجم در شمار  
 شد نهان در طرقته العینی چشم زور کار  
 که جهان عطف عنان کرده سودا از تقار  
 جای بستن دل نباشد منزل نایب دار  
 نمود فراموش کرده ام خود را از جوش مطهر

اوزو یارفت شد کسیر وان از هر  
 نیلمی زختی بر کرد آسمان چنبره  
 چون شب و سحر آمد روز روشن و نظر  
 سر بدوار گلستان زد کعبت از جوش غم  
 چون به کلکه رسید انواقه در گوش من  
 تا با زول ل رینه سینه از پهلو گذشت  
 روزهای موج دلمان گشت چنین آستین  
 زندگی موت چون شد لازم و ملزوم خلق  
 غیر تسلیم و رضا دیگر نباشد چاره  
 جمع شد هر گاه خاطر ثاقب اندک خواستم  
 از زمین بچکانه کان همه باشد روان  
 چار اشک آمد پی تاریخ هجرت پیش چشم  
 بی سر باشد تاریخ سیخی این همه  
 دیگر از روی غم در رخ و غنابین و بکا

طاقت هوشن جوین و ایشن چه و قرار  
 ریخته بر سر زمین در ماتش کرد و غبار  
 بیکلم فصل خزان شد موسم باد بهار  
 در دل هر گل شکسته خار حشرت صد هزار  
 من غمید ام چه حالت رفت برین انقش  
 بوش رفت از سر حواسی ز جا خود کرده فرار  
 بسکه گشت از عین وقت هر چشم اشکیار  
 هست این و ستور از روز زالی بر روی کار  
 چار ناچار از شکلیا کی توان گشتن و بیجا  
 تا کنم تحریر تاریخش برای یادگار  
 صاف با تفریق در توضیح برستم نگار  
 به نسبت گشت کافی نظره رحمت دو بار  
 حرم عقل هفتادم و حکمت ذریه و قار  
 سال فصلی و سنین بنگله آمد آشکار

شمس افشاری مقصود و عالم بهانوی این تاریخ با یافت کلام

غوشا مدوح در یاد دل کرم گستر سخا بانی  
 هوای گلشن فردوس طبعش را پسند آمد  
 چون سمت نبوت آمد دل پسند خاطر محزون  
 رقم زد کلام مقصود سال انتقال او

وحید العصر دهنیت را می راجه جعفر ثانی  
 دو اسپه ره سپر گردید زمین نزل گله فانی  
 بمیدان زد و گرد رخس نگر جو لاسنه  
 جهان دایم بدر و از انتقال حاتم ثانی

وله

راجه دهنیت را می کان مسلم بود  
 روح در تن از وصال او حزون  
 نکته و ر بهر نشان سال فوت  
 سال غم مقصود سگوید کنون  
 حرف حرف ماده در یک و گر  
 ناظران نکته در و دانش راز

افسر او بود و اگر سرور سر او  
 دل با تم با جو بجان پیکر اند  
 گرد غمخانه جو طقه بر در اند  
 بشنوند آنها که صاحب جوهر اند  
 صورت مجموعه غم ابر اند  
 نظم و نطق جمله با هم خوشتر اند

کلام  
 ۱۳۰۲  
 قلم زارکت ۹۶۷  
 کلمه ۱۹۲۲

بهر تارخ از حسام تیر مرگ	فیض و دولت خلق و خوبی میراند
--------------------------	------------------------------

هر چند در آغاز ظهور این سائخ عم اندوز زندگی محال میداشتند و صبر و استقلال را در پیش میگفتند اما اندرز و وسعتان و تصور بے ثباتی جهان گذران مرا بمنج متقیم شکیبائی آورد و رضا و تسلیم اثر پذیر گشت و دل از کشاکش غم نماند بجز بر آسود و خاطر غمزده قدر سے نکیمن یافت

هر آنکه زاد بنا چار بایدش نوشید	ز جام و پیر می گل من علیها فان
---------------------------------	--------------------------------

خواججه حسین مرد سے ہر مرتبہ وفات حضرت جنت آشنائی نصیر الدین ہایون شاہ ازلی ثباتی حیات ناپایداری چہ خوب گفتہ سے

اسے دل صد اسد مرگ ترا ہم خندنی است	صبح اجل ز مطلع عمرت و سید سے است
یون گل نفس ذائقۃ الموت حکم شد	میدان نقیبن کہ شہرت مرگت چیدنی است
این نام زند گے کہ نماند مرگ ترا	نام ترا بطرت مانت کشد سے است
غزہ شد باین گل و بستان زند گے	باد خزان درین گل و بستان وزیدنی است
از گوش خورشین نتوسے کان فلان نماند	در گوش و بکران خبرت ہم رسیدنی است

چون از سر گذشت بنا کان سختی پروا ختم آمد بر سے از خود نیز گوید و دلی نماندے میکند کاین  
 بسم الله الرحمن الرحیم در سنہ یکمزار و ہشتصد و چهل و شش عیسوی مطابق ماہ چیت یکمزار و ہشتصد و  
 یکمزار و چھتیس و بیست و ہشت روز و شب گذشت و از عالم بقا بقالم فنا آمد و عرسہ رنج ساکنی بکتب  
 و درین شبست و دو سال از شناسائے حروف و کتب ابتدا سے تعلیم برگزیدہ بود کہ ناگاہ  
 راجہ نور و نور لالی برادر جد راقم این سطور را بعز نو و ویک ساکنی روزگار سر آمد مفارقت  
 اینجالی بپیش کنور جمعیت را می نیز در زلفات ساندھی و پالی طومار حیات در نور وید  
 طرفہ آشوبیہ پید گشت و شرگ اند و ہے بر روعے روز آمد و سی وین کہ یکے از  
 آمد شگزاران و مقربان خدمتیش بود و درین روز با بام شرگ نیابت اشتغال داشت خاک  
 بیوفائی بر سر خود ریختہ کفران نعمتی کمر بست و مها جان و اہلکاران و افسران فوج را از خود  
 ساقط خواست کہ بر کار خانجات کنور موصوف متصرف گردد و بامر حکومت اشتغال گیرد و شولیم  
 افسر فوج بارشاہیہ کہ بحکم سلطانی بخدمت کنور موصوف مستعین بود شرایط و خاوار سے و  
 اطفال بجا آوردہ آن ناسپاس حق شناس را ازین ارادہ ناصواب باز داشت و

کونہ کونہ



بجاست علی بیستم نالی جمعیت او را متفرق ساخت و بر تمامی کارخانجات بندوبست خود نمود و  
 خدنگه اران و مصاحبان را که از ایشان اندیشه داشت بخواست خود آورد آن فرموده بود که چون  
 در اینجا کار خود را درانی ندید بر خراج استعجال به دارالخلافهت لکھنؤ شناسنت و در یکی که میرزاخان  
 و ارکان سلطنت ریخت تا خلعت نظامت پوشید و باد اسی خراجیکه بزمه کنور بوضوفا بقصد او  
 کثیر باقی بود تکفل گردید و با کرد و فر شوکت و شمت نقاره نوازان بمقام حکومت شناسنت و بر  
 تمامی کارخانجات کنور بوضوفا متصرف گردید و با هر حکومت اشتغال گرفت اما بصره را که بیکه

تا هر که چهره برافروخت و لبر می و اند  
 نه هر که آینه ساز و سکنه می و اند

در جزو مدت متخیل این بار عظیم نگر دیده و تبوهمات گوناگون و اندیشه های بی نظیر در آن  
 از تقو و دروازه هرنسیند و اسباب نفیسه هر قدر که توانست بر داشتند با ناسته یاران دوستان  
 در تیره شب راه فرار داد بار پیش گرفت و پیاداش کاظمی در چند روز به تپاه حالتی گرفتار  
 آمد برای دیگران عبرت نامه گذاشت چون اینچیز سامع جاه و مقام رسید و از انفور بدرگاه  
 محاکم بارگاه طلب گشت و بدلت بقایای او گئی کنور بوضوفا بیرون باز پرس و در آمد هر چند  
 غدر پافرمود و احوال تصرف اموال و کارخانجات و خانه های او در چند وقت او پرساست  
 قبول جانیاقت تا آنکه چار و تا چار انگشت قبول چشم گذاشت و زیر کماله نوایب عالی شان  
 وزیر اعظم که این دو دنان مخالفتی و خصومتی داشت بوقت وقت بخت شمره آواره ترانفت  
 گردید چند هزار سیاده و سوار حمت وصول زر مقرر نمود تا می از آن بکنور بر سر راه متصور ماندند  
 باقی بستاندند آمد و بختی و بدعت کمر بستند کیمال شورش و بورش ایشان روزانه بود و در بار  
 بهمت ادای زر مقبوله فراهم میگروید در روزانه اکل و شرب ایشان بجهت میرسد و را نوشت  
 این حیران زده و در زگار بخت این ناپاسان اندرون و ثانی اقامت داشت بیرون  
 نیکداشت بدبختی او بیب و آمو زگار همه بیکار و من از نوشتند و خواندند و در وقت رفت  
 این آشوب افزایش گرفت و این آتش بدعت بلند تر شد و از سخن و تهدیدها اسبه ایشان حالت  
 بهنگلی انجامید و اقله حیات تلخ آمد ناچار غم ترک وطن و اراد و رفتن به خاک آنگری که به از آن  
 نامنی و لجامی نبود بدلهای نصیم یافت اما چون سواران و پیادگان تمامی شانزلی و املته را محاصره  
 داشتند بنا بر آن تجسس رفت که اگر جایی محفوظ بدست افتد آهنگ بیرون رفتن با سانی در دست  
 گرد و هر چند که بخویشان و دوستان و کنواریان قدیم و جدید ایامی و انجبا میگردد رفت اما چون

وقت نازک بود و زمانه حالتی دیگر داشت همه باتن باعاض سپردند و خاک بوفالی بر سر ریختند هر سو  
 که نظر میرفت و به طرف که چشم می افتاد دوستی بنظر نمی آمد و چاره سگالی بسته بودند و ابواب  
 اندیشه و توهمات کشاده **س**

دشمنان دست کین بر آوردند	دوستی مهربانی یا بم
یک جهان آد می هین بنم	مرد می در میان نمی یا بم
هم بدشمن درون گریزم زانکه	یار می از دوستان نمی یا بم

درین کشاکش تردد تیره شب را سحر می بردید و به نسیم افشانش غمچه مراد بخندید که گفته اند غم  
 مردی از غیب برودن آید و کاری بکنند چو دهری محکم امیر که یک از روسا می سنند و طبع آباد  
 است و او ستاد و آموزگار سخن نیز من است مردانه کمر همت بست و به غمخوار سب و در روزی  
 نشست اکنه خود را خالی کرده و سوار بر اسب متقدم دیگر و اگر منزل خود می نمود تا نیم شب از  
 در پنجه مغربی به عیال و اطفال برآمده بار آوده کاپنور بطرف منزل ایشان گام برداشتیم باز گام  
 وقت از سواران و پیادگان کس خبر نیافت بادله لرزان و خاطر می بزمرد و منزل ایشان  
 رسیدیم و نفسی راست کرده سوار شدیم در اشناسه راه بگردیم به چهور منزل شاکر گنگا بخش  
 تعلقدار بنیارسیدیم نزدان خود را با استقبال فرستاد و شرایط خدمت بجا آورده جمعی از  
 جانفروشان همراه داد از انجا به سمیر گنج در آمدیم مرتب سنگه تعلقدار آنجا خدمت  
 غریب نمود و با طاقت و فرمان برداری و دلداری و غمخوارش ساخت و هنگام خصت او نیز  
 گروهی از جانبازان همراه داد تا به قتم روز به کاپنور رسیدیم و از رنج راه بر آسودیم و این  
 طرف به سندیله پس از رفتیم طرف شورشی پدید آمد عجیب تلاطم میان فوج افتاد همه با ازین شکر و کاک  
 حیران سر رشته تدبیر از دست داده و از منزل چاره سازی دور افتاده بودند تا چاره  
 بخش و خروش در آمده اسپهان تا خنده ناکه باد و آیندند که خبر می از جا می بیارند تا  
 بریزند و بگیرند چند می از زمان و ناسپاسان این دیار نیز با ایشان پیوستند و حقوق  
 نعمت گذاشته به بوفالی کمر بستند اما دست می نیافتند و کار می نداشتند و برنج و غم زشت  
 اینقدر البته از جا می معلوم کردند که فریاد بر آمدن ایشان چو دهری محکم امیر را اند تا  
 پیاده پا فرستاد و طلبه اشند ایشان با برادر خود مسلح شده مردانه در آمدند و آنچه بر رسیدند  
 همه گفتند هیچ نمیفتند و کمر بان بستند که اگر سخنی بر زبان رانند و یا حرفی دیگر زنند خوش

بریزند و جوی را بکشند تا هر چه بظهور آید تا سیاسان چون معامله چنین دیدند سکوت ساختند و سرگردانند و  
 بگذشتند شگفت ترا آنکه در آن حالت که ایشان را نشان بظهور آمد بملا و اسلحه ملازمت و ریاست  
 رعایت یاست از ماندن شدند اما بهمت مردانه شان آماده این خدمت نمودند که تا انقضای روزگار  
 بار این منست برگردن این و دوران خواهد بود سیزده ماه به کاپنور اتفاق قیام ابتدا در آنجا  
 ریاست گهاتم پور و اکبر پور بر سر بر که از دیر باز تمشیت نمایان کاشی در تمام می یافت بالذات با تاملش  
 اشتغال دست داد و این اثنا نوازش پادشاهی ظل حضرت انداخت نویه شگیری جانسه تازه بقالب آفریده  
 و مید بر ساختن آنسر تو بخانه سلطانی جمعیت نامه در رسید تا با طینان برطن نالونه رسیدیم روزیکه  
 خواهم رسید اعیان سندیله جلوس تمام باستقبال بر آمدند تا بخانه آمدیم و بر آسودیم دیدیم  
 بی از زمان جفا بود دست تصرف بر اثاث ایت در از کرده اند و هر قدر که باقی مانده بر هم و  
 خراب نموده اند از همه صبر کردیم و سبب آن نمودیم که باز روسه وطن دیدیم مقارن  
 اینحال غنا سلطنت اودوم با نزاع بدست سرکار انگیزی در آمدن شطاسه دیگر صورت پیدا  
 گرفت گویند سرکار انگلیز نظر ترجم انداختند از ریاست قدیم چند دیانت عطا فرمود  
 و حکم عطا سے زر محاصل کل ریاست بطریق نقد در و ادوم و زیر که براسه اینکار مقرب بود و طلسم  
 سلطنت انگلیز سے در هم شکست مجلس فرماندهی این طائفه بر هم خورد و چینه بنگار در نظر  
 گشت آشوبه شگرف پیدا آمد ننگه اران سرکار انگیزی به کفران انگلیز مکر بند همه با از افشرد  
 یا و دیکل و یک راسه گردیده تفصل خداوندان و گشتن بگنا بان آماده بود عالی گشته  
 و در گشتن بر ابریمین قدر فرزند یازده ساله و احمد علی شاه را بر سر ری برداشته در آن  
 و خونخواری گشتند و این آشوب عمر نه یاده از ده سال نبود و تبرک نوشتخواند ساخته بودم تا از  
 بدعت باغیان اتفاق فرار از وطن افتاد و در یکی از مواضع غلاته با اولی و دوم  
 صورت قیام دست داد و در آن جامی ویرانه که با وحشیان سرکاری و اتفاقه بود کسب  
 صحته میسر میگردد که بخشی بطرف سخن دیا بجانب علوم توجیه رود و الله مغفور بخیر اندیشیده  
 سرکار انگلیز سے مشغول بودند فرصتی نداشتند که نظر توجه بدیم گمانند و آموزگار عیادت خود که شمار از  
 باغیان عیال و اطفال را از جامی بجای می برد و جمعی بخاطر دست که تعلیم متوجه گردوند تا آنکه حکام ایمن  
 فر از آمد ابواب متوسلات بر روسه پلان فرنگ کشاده گردید به سندیه آمدیم و در مانده سا  
 بکام دیدیم تا به زشت و خواند توجیه رفت جناب والله نامه دارم به چهره آموذگاری

افتادند بعد فکری بسیاره چو دهری محمد امیر را که از کوی جیل شان بطور بالاکده شست برای اینکار  
 برگزیدند از اینجا که بزرگان ایشان بناسب مجلس و خدمات رفیع از شانان دینی اقیانوس داشتند  
 بخصوص چه ایشان بخطاب سرداران قانی و مقصد رویه ناکار علاوه دیهات عزیز و ممتاز بوده  
 در اقران و ایشالی بعزت بسیر میکردند و درین عهد انگریزی وجه ناکار ضبط و دیهات از دست  
 رفته بودند و قدر دانی بنظر درکنی آمد که شناسای جوهر شجاعت و پند برای خدمت ایشان  
 کرد و درین تقریب سال قدر دانی جناب والده نامدارم عیار شناس نقد اخلاص گردید و خدمت  
 آموزگار سے این نامدار با ایشان رجوع فرمودند تا بمرتکبت تعلیمش در عرصه سه سال از علوم  
 ضروری مفروض شد و به برکت آن باین ریاست و دولت رسیدم سپاس ایشان از  
 زبان و خامه بر نیاید چه حق آموزگاری از همه حقوق فراتر است حقوقیکه مبادا آن به دولت  
 و نعمت عینه نشود و منتی که گردن از بار آن سبک نگردد همین است بو که خدمات شایسته از من  
 بطور آئیند با بجزک بجز شائرموه سالکی از تحصیل علوم فرانی جوهر سایندم مقارن اینحال فرمان گونیش  
 انگشت برای تعلیم انگریزی در رسید و بعد خدی تا که فرید گردید تا و والد مغفور آموزگار سے  
 در علم انگریزی بهم رسانیده لازم داشتند و تعلیم بهمت گماشتند این بجهت دو سه سال در تکمیل  
 تحصیل بر علم پرداخت مقارن اینحال والد مغفور در سنه یک هزار و دو صد و هشتاد و یک بهر سه  
 مطابق سنه یک هزار و دو صد و هشتاد و یک فصلی کار ریاست بدستم سپردند در آنوقت کتبه فرتی نسبت  
 پیدا و هرگاه از کار با مفروض سے شدم هر قدر که می توانستم بخواندم تا زنده زنده آشنائی باین  
 علم بهم رسانیدم و بقدر ضرورت اخذ مطالب کردم هنوز کام دل بزرگتره بودم که ناگاه واقعه والد مغفور  
 بر رویه روز آمد غمی دالی که سر ایا سے خاطر م را فرود گرفت و قاب گفت آنچه در آنوقت عمر  
 این بچه پیران زیاده از نسبت و سه سال بود و نصیت آن مغفور و فرمان فرمانزوا سے عهد مراد  
 سید ریاست موروثی شکن ساخت تا آنکه عزیز عاقلت با و شاسته بدر بار لار و لارنس گوهر  
 جزای کشور بنده بخلعت گران بهامغرز و مغر گشتم و در سال یک هزار و هشت صد و هشتاد و هفت عیسوی  
 بدر بار قیسری از حصول سند خیر خواسته محفوت عواطف شاهنشاهی شدم انقضای زبان خامه  
 را کدام نیرد است که سپاس جلایل باد شاسته و خیر ایل تفقدات شاهنشاسته یک از هزار  
 و اندک از بسیار بر گذار و مع شکر نعمت هاسته او چند آنکه نعمت هاسته اوست به خداوند زمین و آسمان  
 و خدیو کون و مکان این شهشاه عدو بنده کشور کشار تا ابد الله هر ملک ستان و جانیگر و عثمان

در فخر و نغم

و ناسیاسان اوراد و حلقہ کتہ اسیر و اراد	
خطاب مستطاب بادشاہی بہارستان جاہش بجزان باد	الہی تا بود ظل آلی شمنشہ راجیات جاودان باد
امروز کہ سال یکہزار و شصت و نینجا و شصت عیسوی است عمر بسی و دو سال رسیدہ امید خاطر آنست کہ بقیہ انعام و در مضیعت الہی بگذرند و گزین کار با از من بطور آئینہ و خدمت بزرگان و حقوق و دستمان از من رو آید و از انحال قبیحہ و اعمال وینہہ بر کران باشم	
اگر سبب این آرزو من چه خوش است	تو برین آرزو مرا برسان
اکنون اندیشہ خاطر بدان سہے کشد و بیج خاطر بران سہے آرد کہ از برادران دانش نساہ و فرزندان سعادت نیاد کہ بہترین نعمتہا و نوشتہ ترین دولتہا از جناب ایزد تعالی تقدس شانہ بن ارتمانی و کرامت شدہ بر من سخن را نم و محقر سے برگذارم کہ سرمایہ نشاط خاطر و دستمان و اسباب انبساط دلہا سہے شہر اندیشان کرد و جانہ بندہ سے از ان برسیکو یہ سخن را آسے سید و برادر و ہم بجاتہ برابر گوید کہ کما مشاہیر شہا و شہداء و شہداء و شہداء و شہداء او بقالب گفتی در بجز و بجا راست نیاد جامع معنات و نساکی و بجز و دانش و فرزانگی است تو ہمیشہ نفس خود را بر شہتہ کرم سے من بستہ و نقد و تواتر عزیز خود را در راہ انخلاص من کردہ و در سخن ششما سے سخن فہمی پایہ فرا تر و دار و در نظم و شہاد و در فارسی رقم یکمانی می نگار حذرت ہم را حسابی نتوان کرد کہ تا کجا است و نزاکت کبھی را نتوان بنجید کہ چندان است سے	
حدیثی کہ در میان من و دوست در کمال در چشم باغبان نشو و قدر او بلند	در عجز اگر از دو سہہ ساسے نزد ان ترم گرا ز درخت گل گذر و شاخ عمر عرم
بر سخن از کلام تنانت مارا و بقسم سپردہ ہے آید سخن	
نہ ببول سے کہیدن بھی میر گھر میں قدم رکھا تمہا سے تقالے بتلا سے رنج و غم رکھا نہ اس تیغ مرہ سے دیدہ و نہایت بخت مرہ و یا خلاق عالم سے وہی جو جیکے شایان تھا جزیرتہ کچھ عرض باقی نہ بچا نہ سے کچھ مطلب بچھا کیا آبلے پڑتے زمین گرم بھرا سے	ہمیشہ کمنے اس شائق کو بدینکے دم رکھا ہمیشہ صورت مردم میرا کھینکے میں دم رکھا ہمیشہ صورتہ ابرو سے کسب نام رکھا جین میں جین مرہ میں کاشی ابرو میں غم رکھا جست نہ کھینکے کبھی نہ خلاق کی قسم رکھا صبا آتسا زمین پر چوک کے ہنہ قدم رکھا

نخل کا تخم کے شہرہ جو گوش چرخ تک پہنچا  
 ولہ تیغ بر بہنہ دوش پنجہ کمر میں ہے  
 ابرو کے چمچے سے بچھے بیگے و ونیم  
 بھر دیکھو چراغ لحد میں میرے صرور  
 یوں آٹے میں ڈوب کے کاٹنے نئے دی صند  
 پر کار بن گیا ہوں میں راہ تلاش میں  
 صبا و کیوں ٹول رہا ہر خدا سے ڈر  
 ہرگز بن جائیگی مژہ یار کی حشش  
 اس بیہوش یہ تخم تو دل سے تار ہے  
 دشمن ہو جو وہ زلف گزیر ہمارے  
 تنکے کے طرح رشتہ الفت کو نہ توڑو

عطار و دین شکر تلخ دل میں تلخ رکھا  
 کیا جانیں آج کیا دل بیدار گریں ہے  
 تلوار کیوں حضور حائل کمر میں ہے  
 روغن بچا کھچا جو تمھاری سپر میں ہے  
 بار بچا کیو سپری کشتی بھو زمین ہے  
 باہر ہوا ایک بانوں تو اک بانوں گھر میں  
 گل کیا کوئی کلی بھی نہیں بال و پر میں  
 بیڈھب چھی یہ بھانس ہمارے جگر میں ہے  
 شتے ہیں ہم کہ تخم بھی سکی نظر میں ہے  
 بن سچ بگڑ جاتی ہے تقدیر ہمارے  
 ثابت کرو پہلے کوئی تقصیر ہمارے

تاریخ وفات جناب مستطاب راجہ و ہفت راک

ہا سے کیا آسمان نے ڈھایا ستر  
 چلی باد خستہ ان گلستان میں  
 ختم دور بہر عیش ہوا  
 گل کا کیونکر نہو کر بیان چاک  
 کھاسے لالہ نہ کیوں جگر پر داغ  
 سعدن جو دراجہ و صفیت رہے  
 حلقہ غم میں ہسکو شجلا یا  
 لے گئے ہمیں صبر و ضبط و تسرار  
 خاک اورانی بیانے صحرایہ میں  
 روز روشن ہوا شب تاریک  
 دل او منڈ آئے مثل بحر سخا  
 آیا کاوش پہ پنجبر الماس

بزم عشرت کو کر دیا برہم  
 کھویا لطف بہار و اسے ستم  
 ہوئی آغناز گریوش عالم  
 کرے بلبل نہ کیوں نغان بہر دم  
 نو سنبل کا حال کیوں برہم  
 چل بسے ہا سے سوے باغ ارم  
 سر سے اپنا ادھب یا نخل کرم  
 دے گئے ہکھو در و درج و اطم  
 پھوٹ کر روئی باغ میں شبنم  
 بزم شادی ہوئی صفت ماتم  
 آنکھیں بن شبنم صاف ابر کرم  
 چھے سینہ میں نوک نشتر عنم

جیب و دامان نئے جوئے دست خون  
 پائی ہر دل نئے درد کی لذت  
 ابر میں آیا جو دوسرا  
 پشت اقبال میں کچی آئی  
 بیٹھی سپردہ میں عروس جیا  
 کہا دل نئے یہ دیکھ کر احوال  
 نگاہ روز رنج طول ہے طول  
 تجم بکے لیے فنا ہے ضرور  
 نہ سلیمان سا بادشاہ رہا  
 ہوش میں آؤ اتنا غم نہ کرو  
 رنج بے سود سے ہی کیا حاصل  
 شب بھران سے لوسپاہی وام  
 کسی نمکوش کا صفحہ دل ریش  
 از سرور و رنج و غم فریاد

سبے وشت نئے جوش دل کے قدم  
 کھائی اس غم کی ہر بشر نے قسم  
 ہو سے خاموش شمع جہر و کرم  
 قد دولت میں بڑ گئے جو غم  
 کبھی دینا سے آج رسم کرم  
 بدل ریش و دیدہ پر غم  
 نہیں آسان ہے شکوہ شب غم  
 نہ سکندر رہا جہان میں نہ جم  
 نہ با اسکا خیل اور وہ چشم  
 نہ کرو غم تمہیں خدا کی قسم  
 غم بیفائدہ ہے کیوں ہر دم  
 الفت آہ سے بساؤ متلم  
 لے لو خاطر سے میری دیکے قسم  
 کھدو تار رنج فوٹا اوٹھا کے قلم

کنور چوالا پیر شاہ از ناہر دو براوران خود تراست از تحصیل علم فارسی الفرائض گرفتہ  
 با کتاب علم انگریزی اشتغالے دار و نشان سعادت از جہن او ظاہر و انوار رشادت از جہر او  
 با ہر ع سائے کہ نکوست از بہارش پیدا است: بوجہ در اندک روز گاری سرمایہ دانش  
 ہوشمندی و دست پایہ سعادت و ارجمندی گرد و از ہمہ فرزندانم کنور جناب بہادر گان  
 تراست از سین عمرش سال دوازدهم میگردد آثار نیک از بے تابند و امید با سے فراخ  
 از در میگیند گرانبار امیدم کہ بدولت در باست مورولی برسد و از حشمت و اقبال روز  
 افزون بہرہ ور گردد و دیگر فرزندان ہنوز از ہمد رضا اعتبار نماندہ انا امید خاطر التست کہ فضائل  
 این دو جوان و بہرکت ارواح بزرگان ہمہ رہ و ہنجا سعادت مستقیم منزل رشادت شوند با بھل  
 سپاس این مواہبت کبر سے و این عطیات عظمی ندانم کہ چگونہ برگذارم و چہان از عہدہ  
 نیش و شتابش بدو آید

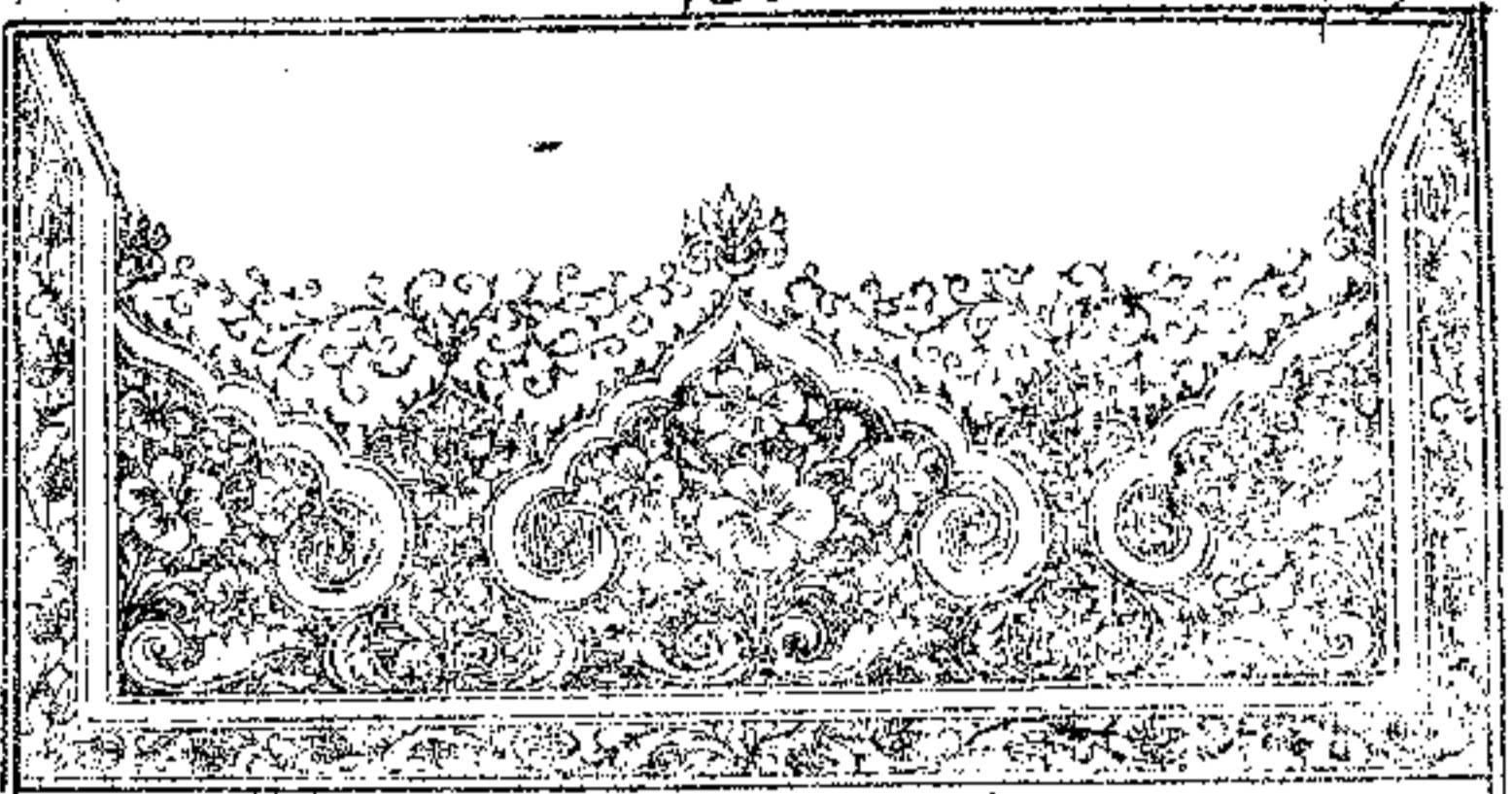
از دست و زبانی کہ بر آید

از عہدہ شکرش بدو آید

او تعالیٰ عزتاً و جلالاً و کرامتاً و فضل و کرم خویش شایسته این دو دوام و توفیق خیر و عاقبت بلند  
 هر یک را در نهاد او در سعایت این دعا از من و از جمله جان آیین باد۔







بسم الله الرحمن الرحيم

# دومشتم بوستان اوومه

در ذکر سندیله و برگزیدگان این خطه

<p>وقت شد اکنون که بجا دو گرسه در قسطنطنیه از سخن زبان در کشم ایر سمن از غایب بندیم بند</p>	<p>باز کشایم در دار رسه سحر زبان را بقلم در کشم پیش صفت نور به در نغم قند</p>
<p>بر خاطر از باب عقل و هوش و بر بنیاد اصحاب انصاف کوشش ظاهر و پیداست که حسب وطن و زمان مسکن بر دلهاست عوام الناس نه در فحش و عیب و در غریب وارد و جذب این سخن الفت در نایش پیش از متضایلیس و کبر است که گفته اند حسب وطن از خاک سیلان خوشتره خار وطن از سیل و ریحان خوشتره پس خواهش و علم بدان سر کشید و هیچ خاطر بر آن رسد که چون از ادکار و گفتار دیگر و او پر و انتم و یعنی تازه از انواع گوناگون سخن بر آید هم چه خوش باشد که بر سر از حقایق وطن نیز سخن بر آنم و از برگزیدگان و معارفین این بقعه سطرعی چند برگذار تا اهل سخن بدانند که خاک این بوم یک پایه مردم خیز است و سر زمین این دیار یک پایه خوشتره بگردد سرگشته عمل را از نظیر کس نشود بیدار بیل آینه تر سپید این افسانه را و ذکر آبادی سندیله و قصبه غرب رویه کشت و شرق رویه صحرای هر دوئی است مقامی لطیف</p>	

بوستان است پس غریب و تمامی قصبات اوده بخوبی و کثرت آبادی و نزہت و نصارت  
 پیشل خواگاہ اولیاء کرام و زاد بوم بزرگان بلند مقام است حضرت سید محمد و علامہ ابن  
 سینا جا آسوده اند هنوز در گاہ آنجناب مرجع خلایق امید گاہ جهانیان است برای کیش بند و کز  
 نیز چند مکان تبرک بوده اند مخصوص مکان سیتلاویجی جائیت بس مقدس بسیار است آثار غریب  
 نمایان جوق جوق هندوان زیارت و طواف آن شتابند و نذر پادسته گوهر مقصود و ربانی  
 امر و زلاله شاد نام بقالی از سمت خداداد سرمایه بجاقت خود صرف کرده الابی کلان و وسیع بعض مدت  
 ده سال تمام نماینده سال آتماش که کلهزار دود و نود و پنج هجری است حسب استدعای اورا قمر این  
 سلور تائیش اشاکرده و تقیم خود بر سنگ مرمر نوشته است تاریخ عمارت زاده گھاٹ آن تختہ راجپان  
 در آئین اکبری مسطور است کہ بعد مدت چند حضرت جلال الدین اکبر پادشاه زمینداری و حکومت  
 اینجا به راجپوتان چندیل مرجوع بود و خراجش از بست و شش لک و شش صد و پختما و پخت  
 دام کہ نقد شصت و پنجاه و شش صد و چهار روپیه باشند زیادہ بود و اما در عهد دولت سلاطین  
 اوده ہفت لک و دہ ہزار و یکصد و بیست و دو روپیه بہ تشخیص و تحصیل رسید اکنون در عهد دولت  
 انگلیس کہ چند ہنگامت جدا گشتہ دیگر اضلاع پوسندہ تریب چہار لک روپیه مال و سواسے  
 جمع این تحصیل باقی ماند گویم کہ جائیت برازلطانت و آب و ہوا و تقاضای است غم و اور غم  
 بہر بوستانی رنگین است و ہر جانب گلستانی نزہت آئین از اشجار سیوہ دار و در خان پر  
 برگ و بار خاطر افسردگان طراوت گرواز کثرت فواکہ و آثار مذاق زندگانی لطف پذیر شکریل  
 چنان از سواد آن در گذشتہ کہ از غایت نزدیکی سیر گاہ عظیم و تفریح گاہی لطیف است عمارتہای  
 امر اور سوانجایت خوب و نہایت مرغوب بلکہ نزہت بخش دیدہ نظار گیان و حیرت افزای  
 چشم تماشا بیان است مخصوص عمارت این نامہ نگار دہ تمامی عمارتہای سیدک بخوبی و خوش سلوکی  
 و فراخی و استواری بر ہمہ بالاتر است در ہنگامہ غدر صاحبان انگلش در زمین عمارت قرار گرفتند تا  
 خاک کردہ فتح یافتند ہنوز بسبب ترمیم علی الانصال بر نقش برہاست بلکہ در افزایش دیگر عمارت ہوجہ  
 حضرت علی کلقدر لکرائی و رئیس این نصبہ لطیف و غریب بود مخصوص عمارت کوچکی بنجایت  
 خوب ساخته بودند در ہنگامہ غدر باغیان آتش زدہ خاک برابر کردند ہنوز ہم عمارتی وسیع و کلان  
 عمارت بر بسا اینجاب است کہ درش بسبب افسانہ کلام گدشت  
 ذکر امر و جہان مال و مہال و بزرگان ہاں فصل کمال و سخنوران ناز خیال و شناسندگان این جہان

ذکر خاندان راجه این تکر قنامه

خاندان این نامه نگار با اعتبار قدیمت ریاست معروف دیار و اخصار است عثمانج پهلوان  
و موقوف بطول مقال است بزرگان این دو زمان از حضور سلطانین در بی و شاهیان اورد و اغراض  
یا قنده و اطراف آن ممالک علی حکومت برانرا خفته و تا عهد ناصر الدین سکندر جاه عادل زمان حضرت  
سلطان عالم محمد و احمد علی شاه پادشاه اورد و مورد و مراسم پادشاهی بود و به نظامت اکثر ممالک  
کوس حکومت نو بخند و بار برب وطن و سکنا ازین دیار و متوطنان اقطار و اخصار رعایت  
بی پایان و عافیت با سه نمایان کردند و با وجود فراخی داری حکومت و درازی فراخانی دولت  
دلی را نیاندرد و در صحبت خاطر می را بر هم نکرند انفسان عظمت و شوکت ایشان اگر حواله خامه  
پایه بان تفریر سرده آید پیش ناتوان بنیان شیره چشم و دامن کلم ازرم حمل بخود ستانی یا نماند  
طرازی گردید و با تحقیقهای لوازم سوانح نگار سے و مناسب آیین و فانی گذاری داری بیان ریاست  
خامه در نور دیده ام در یکی از هزار و اندک از بسیار افضل چهارم داخل نمود و بزرگی کردید  
نماشا بر کارگاه شوکت و نعت این دوران باز کرده و با بس خرم و عوام کار نامه با سه ایشان  
بگوش زرد اندر خواهند بنجد که نگارنده این شکر نامه با اظهار این گفتار بجه این طریق اختصار  
و اجمال میورد و آنچه بود عشر عشر آن نوشته از بنجا باصل مدعا گرایش است که قبضه سند بد که درین  
موقع مقصود از ذکر دست مع پرگنات و تعلقات مدت در تحت فرمان این پودمان بود در ایام  
قدر چنان که گذشت بموضع حسن خدمات و جان شایر با علاقه ریاست موردی طاهر سرورین فراگان  
تعلقه سرور از سر کار دولتداران گامی بر برای دوام مرحمت و شفقت گردید اکنون ریاست قدیم و جدید  
در بخش گردیده نصف بفرزدان راجه فتح چند تعلق گشت و نصف ریاست قدیم و جدید مع ریاست  
شاید در تحت فرمان این نامه نگار است از افضل و مراسم شایسته ای چه برگذارم که علاوه دیگر  
عافیت و مرحمت با که مخصوص خود است بالاتر از همه دیگر چون ریاست این نامه نگار سبب توفیق  
موردی بنایت گران بود سر کار دولتداران از غایت عافیت شایسته بحسب اشدای این تاریخ  
در انتظام خود گرفت و از خزانه عامه خود زرهای قرضه این اورد و بیاق فرمود و با نظام شایسته  
و نظم و نسق بایسته بار چمن این ریاست را آب و رنگی دیگر کشیدند نام که سپاس این حضرت شایسته  
چگونه بر طرازم بود مرغی چشمت علی صاحب قلمکار گران در بیس این قصه بخانجک ملاک محبت  
و مرسته فصال بود در سخاوت و دمت به طولی داشت تا بیات جزگونی کار می کرد پنج شش سال

۱۲۵

چگونه داری این قصه نمود و لهای مردم بدست آورد و گویم که جسم خرد نیکی بود و لهاسه مردم بدست  
 بسوی خود کشیدی و صغیر و کبیر و برنا و پیر را محو اخلاق خود نمودی ایشان و پدرم را چه و چه  
 در اکثر عادات مخصوص سخاوت و همت و علم و استقلال با یکدیگر تشابه بودند و با هم صحبتی کمال داشتند  
 محامد این مستغنی الصفات درین اوراق مختصر توأم نوشت در هنگامه غدر همراه لشکر انگریزی بوده  
 جنگ با کرد و خدمات شایسته بجا آورد و بجله وی آن علاقه ریاست موروثی علاقه جدید درجا

چند سال است که رویت حیات فرمود امر دیر چو دهری حاصلت حسین جانین اوست بصفا چشمه  
 شصت و چهارم و محاسن ممدوح و عقل و فراست پایه برتر دارد و بهوشمندی و دانشوری رقم کتابی نگار  
 کارهای ریاست خود را اصلاح و رونقی داده و ابواب جمعیت و فراغت بر روی خود کشادگی فضل و عمل  
 تلقی در طلال پور که حالش بهر که شعر گذشته رئیس با مروت بود و کلام و فنون لیاقتی وسیع داشت  
 و از وفور آگهی بر همه کارها تسلط می نمود و در جزو مدته ریاستی وسیع جمع نمود و بعد در بجله و  
 حسن خدمات دیهات جدید در انعام یافت بهال گذشته جهان گذران را پدر و ساخت نشی  
 فضل حسین فرزندش امروز زبانشین اوست مردم به نیکی یاد میکنند و آثار باسه نیک می یابند  
 حافظ محمد شوکت علی خلیف چو دهری مسند علی از افاضل روزگار و ناموران این دیار است سخاوت  
 و کرم معروف و بهسافر نوازی و وضعیتاری شهرور با ملازمان و مومنان خود طریق رعایت و نیکوکی پیش گز  
 و با هر که یکبار رعایت نموده همه عمر عایش گذشته ذاتش درین دیار و جوار بس غنیمت است  
 چو دهری نصرت علی خلیف چو دهری عظمت علی مرحوم بجله نعم و فراست آراسته و بکسوت دانش و نوکا  
 بر آسته بجایت نیم و شیرین گفتار و نهایت علم و پر بهر کار از ذاتش فطری مدخل موروثی خود را وسیع  
 داده و از اخلاق جلی بند بر دلها نهاده امروز در انجمن هند تلقی اراان استنت سکر طری است  
 نشی **عبد الرحمان** رئیس خوش لیاقت و وسیع اخلاق است ملاقات او شکیب از دل می رباید و از گفته  
 دل و زبانیه دلها میکند در علم تاریخ و تحقیق احوال متقدمین و متاخرین یگانه روزگار است اوقات  
 عزیز باشغال علمی میکند راند با کسی کاره ندارد صاحب ریاست و جمعیت است چو دهری مبارک  
 از معرزان و برگزیده گان این قصبه بود افسانه اقتدارش بعهده چو دهرانی زبان زد سکنا که این دیار است  
 بالاخر بوجه و اسباب کارش رو به تنزل نهاد بعد چند می و رویت حیات نمود و پیشش محمد و اجم المعروف  
 چه سکو چو دهری را با سواران سلطانی منازعت رود او چند کس را از ان میان گرفته راه فرارش گرفت  
 بفران سلطانی خانانش به بیارقت و املاکش بچاک برابر شد بعد چند می او هم ذوات یافت پیشش و قوتار محمد

بقدر حیات است ریاستش از کثرت قرضداری تلف شد آنچه باقی است بدست مرسان است بکمال  
 ریاضانی و ننگستی میگذرانند اما بغایت رئیس مزاج و شریف طبع بوده است مالش تا سبب خیر و عیب  
 نشی عزیزالدین احمد اکبر است کشته از مغزبان این دیار است در راهی گفتار و خوشی که  
 وصفای سعادت و حسن معاشرت و مروت و اطلاق بے نظیر و بعد از آنست در تمام ملازمت سرکار  
 انگریزی نمود تا بدرجه اکبر است درجه اول اعزاز یافت در هنگامه غدر بجایده می حسن خدا  
 بی بیع انوار بجایگه حاصل کرد اکنون نشین گرفته خانه نشین است بغایت نیکنام و مدوح خواص و عوام  
 نشی سمس الدین احمد اکبر است کشته برادر خردوشی فضل بول است بغایت متوسل  
 و پر سرگاز و نهایت ستدین دوفاشار بلوم و فنون لیاقتی خوب دارد و نیکوئی و حسن معاشرت  
 خط نیکوئی سبب نگار و چند روز است که از ضلع کهری به نواب گنج تبدیل شد هرچاکه نماند نیکنام  
 مانده میر محمد حسن پویتی کلک چند سال است که ودیعت حیات نمود بغایت پر حشمت و دریا اول بود  
 ایام حیات را به نیکوئی بسر برد و ازین دارنا پادار همین سربا نیکنامی با خود برد و مذاقی  
 سخن کیم خوب داشت شعرا و دو بغایت خوب گفتنی و داود سخن و ادبی صاحب دیوان است نوبت  
 انطباع کلامش زبیده شیخ مومن علیخان صدر الصدور از سکنا این دیار و متوطنان این  
 گلشن همیشه بهار بود تا عرصه دراز ملازمت سرکار انگریزی کرد و بالاخر بدرجه صدر الصدوری  
 رسید و بقدر ریاستی پیدا نمود چند سال است که در گذشت مولوی لطیف علی برادر حقیقی  
 اوست او هم بسرکار انگریزی بوده با سه جلیله نامور بود اکنون خانه نشین است مرد با خد  
 و قانع و متوکل و بغایت نیکنام است پید محمد می حسن تحصیلدار امروز نشین گرفته خانه نشین است  
 پدرش در عهد سلطنت او در حاکم عدالت بود از ناموران این دیار است و به نیکوئی مدوح  
 هنار و کبار مولوی جعفر علیخان میر نفس زبیدی گو ایلیار بود افسانه نیکوئی او چند ان بسط است  
 که خامه سوانح نگار بصبط آن معذور زبان بیان با نظهار آن معترف بجز و تصور بغایت مروی  
 و همان نواز بود با اغزا و اقارب و دوست و احباب رعایتها سبب پایان کرد و طریق توفیق  
 و آنکار با اناسه روزگار سپرد در آخر ایام حیات ترک روزگار کرده بوطن آمد و همین جا وفات  
 یافت نشی با سبط علی به لیاقت و خوش و منی بدور و نزدیک مشهور معروف است و از وزیر باز  
 ملازم سرکار انگریزی است تا بدرجه تحصیلداری رسید امروز هم بسرکار دولتدار تعلق دارد و بغایت  
 دین و صفای معامله و در انشا پر داری برگزیده روزگار مولوی محمد حافظ واجب علی

حسین پور اور اودھ ریاست میں نامہ نگار کار فرماست اور امانت و دیانت قدم با قدم پورنوبت  
 از غایت کار آگہی و ہوشیاری تمثیلت مہارت میں ریاست بہ آن خوبی نمودہ کہ ہر موسم کے تمام مسائل گنہ  
 اوست بجلد ہی بھی گاہ گاہ ریاضاب عالی القاب لفظت گورنہ  
 اودھ و ریاد و پشت خود حکمت تخمین و آفرین اور یاد دینے فرما نید مولوی ضیا حسین حسین آگہ  
 از روسای شیخ زادہ ہاسی لکھنؤ است اما از بدنی بہ سند بلہ وقت اتانت ریختہ پدیش  
 حسین علی اتالیق شاہزادگان اودھ ہر وقامہ و زبان را کجا پارا کہ ہر شہ از صفات او ہر گارو  
 زبان را کجا نیرہ کہ سختی از فضا کل او ہر گوید در علم فضل گوی تفوق از اقران و اشمال رپوہ دور  
 اخلاق پسندیدہ و محاسن برگزیدہ علم کتابی برانرا اشدہ در تقریر جو اہر آید از روح زبان می پرورد  
 او در تقریر ہزار طلسم حیرت برے انگیزد گویم کہ دام اخلاقی منہر دلہار رسیدہ کردہ و رایجہ روح پرورد  
 مشام علائق را معطر نمود اول در ریاست میں نامہ نگار و فنی فضل بعلی تعلقہ ارکار فرما بود من بعد  
 بقصبہ بگرام تبدیل شدہ نظام علاقہات تعلقہ اران انجام خوب کردہ و لکنا موم بدست آورد تا تعلقہ  
 کار گذاری و کار آگہی او بدور و نزدیک رسیدہ مقارن انجمن از دولت جسدر آباد طلب شد تا  
 تبرک روزگار بدانشناخت داز قدر دانی حکام آندولت ناظم جمہاری گردید امید کہ در چند روز  
 بقدر دانی و پایہ شناسی حکام با احتشام آندولت با عظمت بنتہا سے ترقی کہ اپنے لائق شان اوست  
 فائز گردوشی یوسف علی اندر وساء این قصبہ بود ملازمت سرکار انگریز سے کرد تا بعد منصفی

شد کہ یاران اکثر کلاش بد روی بردند و از نام نمود ہا بیشتر کردند درین موقع گفتار حضرت غالب  
 چہ قدر حسب حال است

غالب دین زمانہ ہر کس کہ وا	مضمون غیر و لفظ خودش ہر زبان اوست
آری نیک بودہ تمک ز ہر کہ ہا	نی دستخطانہ عمر نہ نام و نشان اوست
مضمون شعرونہ بودنے زمانہ	یعنی بدست ہر کہ بقنادران اوست

منشی کاظم علی فرزند اوست بروش پدر سخن میگرداند اما پیش منشی عالم علی طرز خاص  
 اختیار کردہ لفظ و نثر بہر دو بنایت خوب میگوید و سخن بلوغ سے سرا بدین غالب آنت کہ در چند  
 از ناموران این دیار گردوشی عابد علی از سخنوران نازک خیال و معنی سہ اریان

عدم امثال بودیمنا سے بلخ و صبح گفته و در باره سنی بسکاک تخریبی بیشتر اوقات این نامه نگاران  
 شائق سخن یافته لالی آید از کلام خود را آویزه گوشم فرمود چگویم که آن نوزادگان بلخ و قاورا بچه پامیر یا قسم  
 چند سال است که داعی اجل را لبیک اجابت گفت چو وحری میگرد میران از باب شنا پیر این خطه  
 و تندرستان و یار جنبت نظیر است با نواع صفات موصوف و با صفات خوبها موصوف و قارایا  
 و آتش چنان نسبت که رنگ را با گل و قوت را بوجودش آتایه مخصوصیت که شمر را با نعل ستمش با سخن  
 کار با سینه یاران و دوستان شاخل و تعیش و دوام با نصرا م حیات خویشان و عزیزان عاجل کار سکه  
 ننگد تا استفاوه دیگران نه بنده قدس منند تا مفاو دوستان نگزید اجدادش از خطاب دیگر  
 امرا از با با نغند و با قران و امثال علم افتخار بر افرانند از آنجمله چه ایشان میر حیات علی  
 حیات گنج آباد کرد و از اطلاق و باقات بسا پیش بر یادگار گذاشت حیف که بعد از انترج سلطنت  
 او ده بیب طبعی ناکار و محاش که تریب هفت صد روپیه بود شک پر شانی بر آگیزه حال ایشان  
 افتاد و حالت ایشان به تنزل و تطل روزها و تا از قدر دانی و پاره شناسی بدرم مکر عزت ایشان  
 بیان جان بتند و بخت است آموزگاری دین نامه نگار ما مورگشت که ذکرش فیصل چهارم بقلم در آوه  
 میر علی حسین برادر کلان ایشان است در انشا پر وازی و شدگار کمال او او در با معین فرزند  
 خود سنی به محمد حسن سلسله ملازمت ریاست به پال بدست آورده و فرزند دینی او احمد حسن  
 سیاه نویس علاقیات کورته بود بیب عدالت استغفا و او بوطن آمد نهایت نبش بیاقبت است  
 و کین پیش لطف حسن ابله شده کلمه ای صدر هر دینی است بجم انگیزی بیایته وانی دار سعادت  
 و رشادت بهره کافی دارد مولوی مظفر علی ازیری مجتهد سندیه در هوش و خرد گوئی نفوس از  
 بهرین ر بوده و در اخلاق و جسم و مواضع بی نظیر بوده است از تدا بر و معنی و فکر با سه  
 بلخ ریاسته از دیات و عمارات پیدا ساخته و از صفاتی معاملات و حسن معاشرت بهدیر و لمانها ده  
 امرو ز عمده ازیری سکر تری عینو پشی سندیه هم با ایشان مرجع است به قاضی و حیدر الدین  
 تاشی این قصه بسفات حسن القاص داشت در پیش صفت بود در عرس پر نور و عزت کثیر بودی  
 و مجالس حال و حال ترتیب و او در خوشی در انان با طرات و در این کرد و سکه چند روز بلخ میگفتند  
 امرا و اکابر بختش میرغند اسال همان گذران را پدر و دینود با بار اعم سرشما و از ظالمانه که  
 بود از غضوان شباب بر با نمت و عبادت شاقه اشغال و زبید و از تصفیه باطن و تزکیه نفس  
 اکتاب کمالات نمود با فسانه با سه فضل و کمالش زبان نرد و حقائق است در اتمام عتد

جهان فانی را بگذشت و به عالم جاودانی شتافت اکنون سجاد و اشراق سجاد و شینان لایق خالی است  
 با پاپا راجه و اسامی هم از فرقه نانا نیک شایان بود فضل و کمالات او از احاطه تحریر بیرون و خسرو  
 عبادات او از انحصار نظر افزون مدتی است که جهان گذران را پدر و نمود امروز با پاپا  
 روپ تران سجاد و نشین است و در اخلاق ستوده و علم مجلس بے نظیر است و از کمالات  
 درویشی نیز ناواقف نیست سید و صی علی شاه سجاد و نشین در گاه مخدوم سید علاء الدین است  
 صفات ایشان از خامه بر نیاید و او صافش بر زبان در گنج با وجود ایام شباب نفس کشی کرده  
 و بر یافت شاکه کبیل نفس و تصفیه باطن نمودند و مسلمان پیرو باور جمع و از نذر حافظ کریم احمد  
 عجب بزرگ صفات است مدتی ملازمت سرکار انگریزی کرد اکنون نشین گرفته خانه نشین است بیاد  
 آئی سگد زاندر زمین شغل لطیف ایام حیات بسر می برد و صفاتش از ان فراتر است که بقالب  
 گفت در گنج







بسم الله الرحمن الرحيم

تتمه احوال حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاه بادشاه اووه

دود از خود و شراره ز آذر بر آورم  
دود از نهاد چرخ سنگ بر آورم

خواهم که بخوانم ز دل سر بر آورم  
آتش ز نم ز آدین نم بر آورم

نگارندگان این نامه را آنگهی که چون من نگارنده این شکر نامه در سال یک هزار و هشتصد و هفتاد و هفت مسوی از ترتیب و تکمیل این کتاب الفرائی یافتیم خواستیم که بر شمع از حالات بسیار روزی و بودمانده آنحضرت حواله خاند سوانج کار ساخته پیش شاکفان سخن و دل دادگان این فن به پیه مرغوب بیاورم و از سر انجام این کار فرخنده فرجام این بوستان همیشه بهار آب و رنگی تازه بفرمایم از آنجا که فلک ناتوان بین را عدم بر غم نامرادان خورش است و دوام تک پاش و لها سے ریشان و شتر زن رگ جانهای ایشان می باشد بنابر آن در عین جوش بهار صحران همچو بلای ناگهان در رسید و بساط نشاط و انبساط در نور دیدینه واقع برانده حضرت قدر قدر است بادشاه حمزه حضرت واجد علی شاه بر روی روز آورده زمین و زمان

من در چه خیالیم و فلک در چه خیال  
کار می که خدا کند فلک را چه خیال

بوقوع این واقعه حضرت از اژدها و پور این سانچه بجزرت اتما خواستم که قلم و کلاه از دست با کفتم و زبان در  
 حریت خاموشی و دل را از سوخات روزگار کلمه فراموشی بیاورم اما اقتضای مادیه مولا شیخ گنجی  
 و جوش سودای و قانع گذاری کشان کشان مرا باز به یمن گفتگو و رآورد و بجای آنکه چون عین  
 خوش نوا بدگر غمناکی زنده گاتی این سر آراسه سلطنت و جهان بینی ز فرمه های نوین  
 آغاز کنم بجای رسیدم که چون سوگواران حلقه ماتم نصف نشینان ثبتان غم با طهارت و اقدار  
 پر حضرت این پادشاه سکنه رحمت ناله های جانگزا و خسرو شهابی حضرت فراموش کنست

سر خیمه خون است ز دل تا به زبان های	دارم سخن با تو و گفتم تن نتوان های
-------------------------------------	------------------------------------

## ذکر انتقال پادشاه حمزه و اجد علی شاه ازین جهان فعا بعالم بقا و خالمت

### سلطنت

آن کسیت که دل نهاده فارغ بشت	نداشت که ملطه و تاخیر است
گویند مزین که خیمه می باید کند	گویند منت که ماری باید بست

بدانکه حضرت پادشاه بعد از انتراع سلطنت و مغولی از دولت مملکت سی و دو سال به کله بود  
 مقام ثبات بر جبهه کشاده پیشانی او قاتات زندگانی بسر آوردند و این تلخی غمها سے حضرت اندوز  
 راجه پاشی بصبر و توکل آینه مروان و وار بگوارا سے تمام نوجوان میفرمودند و از بیکه داد و رواج  
 و اتحاد دولت انگلیس تجریم لطیف بود که لب به شکایت و حکایت آشنا ساخته به مقام  
 ارادت و محبت دولت بر طایفه استقامت داشتند

یار آن بود که صبر کند بر جفای یار	نرک رضای خویش کند در رضای یار
گر بر وجود عاشق صادق نهند تیغ	بینه خطا سے خویش نه بنده خطای یار

و الحقی از جانب سرکار ابد قرار دولت بر طایفه نیز دوام در شمشیر مبنای رعایت اهتمام بیخ بکار  
 معرفت و در مقام استب آداب شاهی و دقیقه از وقایع نامرعی نمی گشت بدین سبب بود و ماند  
 حضرت درین مقام دار سلطنت کلمه از پادشاهان عظام و فرمانروایان بلند مقام گو سے تفوق  
 بود و آله رعیت و کیسوی خاطر به آنحضرت حاصل آمد که درین حالت قلت مدخل همت و االات  
 خود را تمبر به تحفظ شکوه پادشاهی و پاس مراتب شاهنشاهی بندوق فرمودند و از تمیز ایوانات  
 بیخ و تصور و فریب و آرایش زیبایش هر گونه و بمرسالی مواد شوکت نوین و این غایت تو پیاختن

کیا جان ہفت اقلیم زبان اعتراف کتھو دند کہ انچہ این باوشا و شاد بخلت و شگاہ را اور حالت مغزولی  
شوکے و غلطی حاصل آندہ بادشاہان عظام و زمانہ و ایان بلند مقام را در حالت اتندارہ ہم سال  
نیت و در حقیقت این دولت شانی و آلی دیگر داشت ازین ہاست کہ یک لک روپیہ با ہزار  
کہ برا سے بیوہ خوری آنحضرت از سر کار برطانیہ سرکار آنحضرت میر سید کفایت بہ فرج وہ پوزہ  
نکر دے و از زر و جواہر خاہد انصرام اینہم ہست لکن لوث مردم از خوان نیت این بادشاہ  
سیمان جاہ زلمہ رہود سے و صنوف و بحیات از بدل و ایثار آنحضرت و امن و امن گلہائی ہر دو  
چید سے با وجودیکہ از وقت انتزاع سلطنت ہیج واسطہ از ملک و ذل با آنحضرت نماند بود  
لیکن بیاس شکوہ شاہی و تقاضا سے ہست باوشا ہست بسیار کی ہندگان قدیم و جدید را در ہر صفہ  
محرکات بدستور قدیم بر عمدہ پاسے مختلف مثل وزارت و دیوانی و بخشی الملکی و سفارت و دار و بخشی  
و بخشی الملکوکی و عرض یکی نمین بر بسیار سے کار ہستین و آشتی ہوند و اوقات شریف خود را گاہی  
بشامل علی و گاہی بفرج حدائق و باغات میگذا رانیدند و بیش از پیش بہ صحبت نازنینان گلہا پرور  
نا درہ گفتار کہ در نیالت غریب الوطنی ہم علاوہ محلات سابقہ قریب سے صد و اعلیٰ حرم سراسر  
خلافت کردہ ہوندم و احق دل دادہ این صحبت رنگین و جان ہائے ہوا سے این جنتان و کشیش  
بودند شب را روز و روز را شب می آوردند و اصلا پر و اسے انجام کار کردہ ساعتی متوجہ اصلاح  
احوال برے ذات مقدس یا بر اسے اولاد عزیز نمی شدند چنانچہ نتیجہ آن انچہ بطور آئیدہ  
مکتوف ضمیر شایقان اخبار خواہد گردید از ہر حال تغافل و بخیر کی کہ زیادہ از عہد سلطنت بکار ہونہ  
ہر یک از متوسلان این دولت و مقربان خدمت از غایت کامیابی و حصول فوائد ہر گونه با ہم  
گنج قارون و دولت بجز میر و و از بام تا خاتم و از شب تا بھر ہر کسے بکمال راحت و کامرانی  
ایام زندگانی بسر سے آورد چنانچہ سازش بعضے مقربان خدمت کہ ہنوز با وجود خرابی سلطنت  
داسن دولت گذشتہ و بہان طرز سابق مصروف حرام کی و کفران نعمتی و قنانت ہر گونه ہونہ  
نالش ترغیبوا ہان بہ تعد او کثیر بر آنحضرت و ارضدالتا سے دولت انگاشیہ گردید تا آنحضرت  
ازین تر و دمازہ کمال پریشانی و حیرانی رہ نمود نامزم بر قدر دانی و عزت شناسی سرکار  
انگاشیہ کہ بوقر مراحم و التفات اینہم طوفان بے تمیزی را با بندک توجہ بر طرف تر بود ایکٹ  
بریت ذات مقدس از ناشایات دیوانی و فوجداری جاری ساختہ ابراسہ این قنہ مسدود نمود  
و بر اسے انتظام آئیدہ محبت نامہ بنام آنحضرت فرستادہ ہدایت توجہ نمود حضرت بادشاہ شکر

این نعمت و عنایت بجا آورده بعضی حکمرانان که بقدر فرزند کردار را از بساط خدمت دور فرموده  
 و غشی امیر علی خان را که یکی از معززین و برگزیدگان مملکت بنگال بود و بساط حسن خدمات از او  
 ملاحظه فرموده بودند بطلب وزیر السلطان مخاطب ساخته بوزارت و بهار المہاسے برگزیدہ الخ  
 این مرد خدا در عهد مدار المہامی خود اینچہ کرد و ہر قدر کہ خیر اندیشے با بکار برومی توان گفت  
 کہ حق خود را دادا کرد و بعد چند سے معری الیہ را پمانہ عمر لبر تر شد منصرف الدولہ مور و عنایت شدہ  
 بجایش جایانت با بخلہ درین وقت معزولی و خانہ نشینی ہم زیادہ از وہ ہزار کس بہ نکل عاقدت  
 این باوشاہ حجابہ زندگانی کرد سے و از بذل و ایشار و از فوائد ہر گونه عالمی متمنع بودی از انجا  
 این چرخ بونار آزر دن دلہا سے بیدلان شمار بست تقدیم در ہمز دن اسباب ہمید  
 عادتی است متیقم تا بر زخمہا سے و افکاران کی نہ افشا نہ قرار سے بگر و نادل آزر و گان را  
 آزار سے بر آزار سے نرساند آرا سے نہ پذیرد

نیش غمرب نہ از بے کین است | اقتضای طبیعتش این است

ابین اسباب خواست کہ این صمیمی شریف و ہمیش لطیف کہ از لطافت بر لطافت خود نظیر خویش  
 بود در ہم و بر ہم گرد و در این گمشدنی تازہ و بچی شگفتہ کہ از فراوانسے لالہ و گل در پیرہن نمی گنجید از  
 دست بر و نران با مالی شود و فعلاً عوارض چند بر مزاج آنحضرت متولی ساخت تا از شدت  
 امراض عناصر لطیف از اعتدال انتا و مدتی صاحب فراش بودند حکمای عاقل و ابلہای موافق  
 کہ در حضوری باریاب و از شرف ملازمت کامیاب بودند بہ او اپرداختند و تداہم و بین و فکر  
 بلیغ اینچہ کہ در خورشان حج والا جا ہے بلند پایگا ہے سے تواند بود بکار بروند و ہر کس از  
 مکنواران شاہ ہے وزیر بایان خوان باوشاہ ہے بدعا سے سحری و اور زویم شہی صحت و سلامتی  
 از باوشاہ کہ از جاء از خطاب از وی میخواست از انجا کہ جازع آنکھت کہ در شہ ۱۰۱۰  
 حیات بایان رسیدہ و در تباران تدبیر سے رہ بجایے فرو تا تبار سچ بست و یکم شہ سال کینز  
 ہشت ہشتاد و ہفت سیوی سلطان سوم باہ محرم سال کینزار و شہ ۱۰۱۱ سچ بیری کہ سلامت  
 از شب گذشتہ بود کہ این باوشاہ قدسی صفات ملکی و ربات رفت زندگانی ازین جہان فانی  
 عالم جاودانی کیشہر چہ گویم کہ بطور این واقعہ جانگزا و حادثہ شہرت اتما بندگان شاہے و موصولان  
 باوشاہی چہ حالت رہ واد چہ مایکہ نوزن و طلال دلہا سے صغیر و کبیر و ہر ناہیر را فر و گرفت اندازہ  
 شناسان مہاسے روزگار خود اندازہ حالت این نم و اندوہ سے تواند کرد و مقدر بچہ آلام

بنا

می توانند سجده تمیزین قدر کفتم کافی است که به جنب این واقع با نگر نه گامه قیامت و معنی نه داشت و  
 از خوب رنجیز با کم حقیقت بود و در انباشت که اینین باوشا ہے بلند با گچا ہے که ذات و الایش  
 قائم مقام سلاطین نامدار و نام نایش یادگار باوشا پان بلند اقتدار بود و فقنا یا از واره هستی  
 بیزدن کشید و بسا بر نه پایان با دیه طلب و با کشتی شکستگان بحر امید را از فیض و کرم خود محروم

گرداننده

سوز و غم نوحه گران تلخ نوا سنے	وقت است که در بیچ و خم نوحه سرانی
سیر نوحه خانی شو و در رنگ هواسنے	وقت است که در سینه زکے ایل جهانرا
ای خاک جو این شد و گراتووه حرا	ای حیخ جو این شد و گراز بهر چه کردی
بر رنجیز و بخون غلط گراز ایل و نوائے	خون گرو و فروریز اگر صاحب مهرے

با بجز این اینجور وحشت اثر انتشار یافت نواب محدره غلظی خاص محل صاحب و ملکه اوده از شهر محل  
 و دیگر غمگناکات مقدس جامه دران و اشک ریزان و سلطان خانه آمد و بیزع و فسزع آغاز کردند  
 و از ناله و گنا و نعره های جانگزا اولماس و در و سندان شرحه شرحه کردند همان ساعت صاحب  
 ایجنٹ بهادر شریف شریف از زانی و داشته بعد تحقیق و تصدیق و اکثر بذریعہ شہکاران بحضور رسیدند  
 نواب گورنر جنرل کشور ہند لارڈ و فرین صاحب بہادر خیر دادند و نواب محلے انتصاب بحضور  
 حضرت قیصر ہند کوئن و کثوریہ دام سلطنتنا اطلاع فرموده و بعد رسیدن جواب از انجا اجازت  
 تہنیز و تکفین بہ صاحب ایجنٹ بہادر صادر کردند چنانچہ بعد بست و چار گھنٹہ کہ درین انتظار گذشت  
 کار پر وازان سلطانی و مقربان خاقانی و فرزندان نامدار و شاہزادگان کامگار نفس آنحضرت  
 بجلوس تمام بگرو فرشاہان و تزک بادشاہان برداشتند اعیان و برگزیدگان کلکہ و حکام ذوی المراتب  
 و افواج کفر امواج انگلشی بکام گورنمنٹ پیشا پیش میرفت بالاخر در امام باڑہ سبطین آباد کاندھار  
 حلقہ شہیا برج تعمیر ساخته آنحضرت است ہزاران ہزار نفوس چون گنج خاک مدفون ساختند

نظر

آہ افسوس آسمان را سرتدا پیداوشد	ارکے آرکے کار چون بظلم آمد و آد
چاک پیرا من شد و خاندان اور باغ عمر	ہم زمین بگریست ہم از آسمان فریاد شد
آن زن نازک کہ بروی بود پیرا من گرا	در کیف خاک جفا افسوس ہمتداوشد

حکومت عم و اندوہ و بیان این ہنگامہ پرستوہ کہ اچھ دوران ہنگام وحشت انجام رود و از خاصہ بری

جائیکہ تیسری مرتبہ بلاخر من احوال ایک کاروان افسادہ باشند ازہ در دنیا کی جو محبت و گمان کر ہی تو اندر  
 شد گره از گریہ چون گرداب در باد گلو  
 اگر دغا شیں بگسویاک کن آسورین  
 اگر خا آسان سازد سخت کاری مشکل است  
 ای غس گور ساشیں بحین جنای باش  
 صربانی کن کہ مہانے عجب در منزل است  
 خاطر اور از زنجانی کہ بتر نازک دل است

انفرض بعد این واقعہ خبرت افزا نواب علی القاب گورنر جنرل کشور ہند بعضی تقاضا جاداد و انتظام خانہ  
 شاہی باطلاس کونسل ایکٹ جدید طرز کی فرمودہ این است

**ایکٹ انتظام جاداد و شاہ او و مہر جو مہر**

عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر باطلاس کونسل کو کامل اختیار ہو گا کہ میر جی مرحوم شاہ اودہ  
 جس قسم کی جاداد چھوڑ گئے ہوں اسکا انتظام کریں اور اس جاداد پر جو عوسے وغیرہ ہوں  
 اسکا تقسیم کر دیں اور میر جی شاہ مرحوم کے خاندان اور لوہا حقیقین کے درمیان اس جاداد کے  
 باقی ماندہ حصے کو با اسکی آمدنی کو جس طریقے پر مناسب معلوم ہو تقسیم کر دیں میر جی مرحوم شاہ اودہ  
 جو جاداد چھوڑ گئے ہیں اسکے انتظام تقسیم میں عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر بمحبت کونسل جو  
 کارروائی کریں گے اس پر کسی عدالت میں سوال نہیں کیا جائیگا۔ عالیجناب گورنر جنرل بہادر کے  
 ایجنٹ جو میر جی شاہ اودہ کے سرکار میں مقرر ہیں اور وہ تمام آمدنی جو ماتحت انکے کام کرتا  
 ہیں بذریعہ اس قانون کے ان تمام کاموں کے جوابدہی سے جو انھوں نے شاہ اودہ مرحوم  
 کی جاداد کے انتظام کے تعلق میں ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء تک کیے ہیں برہم کر دیے گئے صاحب ایجنٹ  
 یا انکے ماتحت افسروں یا صاحب سکرٹری اسٹنٹ کے برخلاف ان کاموں کی نسبت کسی عدالت  
 میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائیگا میر جی مرحوم شاہ اودہ اگر کوئی وصیت نامہ چھوڑ بھی گئے  
 ہوں تو بھی یہ قانون نفاذ پذیر ہو گا اور باوجود کسی قسم کی کارروائی کے جو کسی دیوانی عدالت  
 میں انتظام جاداد یا اس کے قرض جاداد کے لیے کی گئی ہو یا کیجاوگی اور اگر کسی شخص نے  
 بحیثیت کسی قسم کی دستاویز میں کیا کسی ذریعہ سے میر جی شاہ مرحوم اودہ کی جاداد کا کوئی  
 حصہ یا اسے یا اس سے کوئی نفع لیا ہے اس شخص کے لیے ضرور ہے کہ ایسے افسر کو جو عالیجناب  
 گورنر جنرل بہادر کی طرف سے مقرر کیے جاوینگے حساب بجا دیوے بعد اتراسے این قانون  
 صاحب ایجنٹ بہادر مروجہ انتظام کارخانہ بادشاہی گردیدہ اول تقسیم تنخواہ محسلات و  
 شاہزادگان نمودار من بعد طرز زمان شاہی مثل علماء و فقہاء و شعرا و نویسندگان و مصوران و طبیبان

واریاب نهمه در باب نشاء و چو بداران و چو پرسیان و دار و ننگان و مکانداران و خاصه واران  
 و سواران رساله باوئی گارڈ و دیگر عملہ را آخواہ بر طرفی و انعام و زاد راہ دادہ موقوف و خصت  
 فرمودند و بعضی اشخاص را کہ حق خدمت برین دوومان داشتند و مدت ملازمت شان از بست  
 سال زائد بود فراخور حالت و مواجب شان پیشن دادہ اجازت قیام بموطن مالوئہ شان عطا  
 فرمودند و اسباب تمامی ایوانات و کونجیات و دیگر سامان بطوس کہ از گروہا متجاوز بود و بحق  
 و خریداری آن علاوہ مصارف کثیرہ نہایت توجہ سلطانی بکار رفتہ بود و بیلام نمودند و تمامی محلات  
 و شایہ از گکان را حکم بر خاستگی از املاک شاهی دادند درومی و ساعتی اینہما احکامات رنگ  
 نفاذ شدہ و زمین معاملات عبرت نیز تماشا میان اوضاع روزگار را عبرتی تازه حاصل آمد و  
 تمام نواب و گورہائی خاص محل صاحبہ و نواب ملکہ او و ہر آن محل صاحبہ ہم حکم شد کہ  
 با یوانا شہنشاہ شریف بر نہ ہر چند کہ ایشان قدر آوردند کہ تا چہم اجازت قیام با یوان شاهی عطا  
 شود بشرط مصلحت منظور نگردد و غرض کہ در اندک زمانہ گردون گردان نیز گئے دیگر ظاہر نمود و زمانہ  
 نیز تک ساز سویت عالمہ را بطرز ہی بچشم نظر گمان جلوہ داد من بعد در میان اولاد آنحضرت انواع  
 نزاع و میادشت واقع شد کی میخواست کہ من سر دفتر خاندان شوم دیگر سے میخواست کہ من گلاہ این  
 مفاخرت بر سر زعم یکے خود را صحیح النسب میگفت دیگر کی حالت مر جج خود را بر ہمکنان ظاہر میکرد  
 غرض کہ علاوہ دیگر خرابیا این دولت تازہ از دیگر گفت و مذلت با بد بھابیش بود بالآخر گورختش  
 عالیہ از غایت دور اندیشی و مصلحت بینی استقرار امر سے بر کسے نکرد و علی قدر مراتب موجب  
 ہمہ شایہ از گکان و دختران حسب تفصیل شمولہ این کتاب مقرر فرمود چون درین کتاب ذکر  
 تعداد اولاد آنحضرت بقلم نیامدہ و این معنی باعث انتظار و موجب گرانسے شائقان اخبار بود  
 بنابراین و نہ ہستہ ہذا بعضی ترتیب دادہ شد کہ تعداد اولاد و نام نامی محلات آنحضرت کہ از بطن ایشان  
 اولاد متولد شدہ و دختران و متع شدہ کثوف ضمیر ناظرین این کتاب گرد و ہم مقدار موجب  
 خاندان شایہ کہ آنچه تا حالت کھر بذریعہ اخبارات با دراک رسیدہ بہرین رسائے ناظرین  
 این کتاب شود امید کہ اگر در تعداد و موجب این خاندان خطائے زفتہ یا امر سے ترک  
 شدہ باشد ازین نامہ کار اسماف دارند و این بار برگردن نامہ کاران اخبار گذارند۔

فہرست اولاد حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ باوشاہ اودو

نمبر شمار	اسماء شاہزادگان حضرت سلطان عالم فردوس مکان	اسمائی محلات مقدس کراڑ بطن اوشان ولادت واقع شدہ	تعداد تنخواہ	کیفیت
۱	خسر و مرتبت داراشوکت نوشیروان قدر مرزا محمد علی حیدر بہادر۔	مخدرہ ر عظمی نواب خاص محلہ		در حمد حضرت سلطان عالم وقات یافتند۔
۲	ابوالکرب فقیر چاہ خاقان ختم صاحب عالم مرزا محمد جاوید علی بہادر۔	ایضاً		بشرح صدر
۳	قدر صاحب عالم مرزا محمد عابد علی بہادر۔	ایضاً		
۴	صاحب عالم آسمان جاہ مرزا کاکم علی بہادر۔	نواب رشک عالم صاحبہ	السات	
۵	صاحب عالم مرزا خوش نختہ بہادر	نواب اختر محل صاحبہ		بشرح صدر
۶	جنرل فریدون قدر مرزا محمد شہر علی بہادر	نواب معشوق محل صاحبہ		ایضاً
۷	صاحب عالم مرزا احمد مرزا جمجہاہ علی بہادر	ایضاً	لا	
۸	صاحب عالم مرزا حسین بہادر۔	نواب حضرت محل صاحبہ		
۹	صاحب عالم قرآن مرزا بہادر	نواب محمدی بیگم صاحبہ۔		



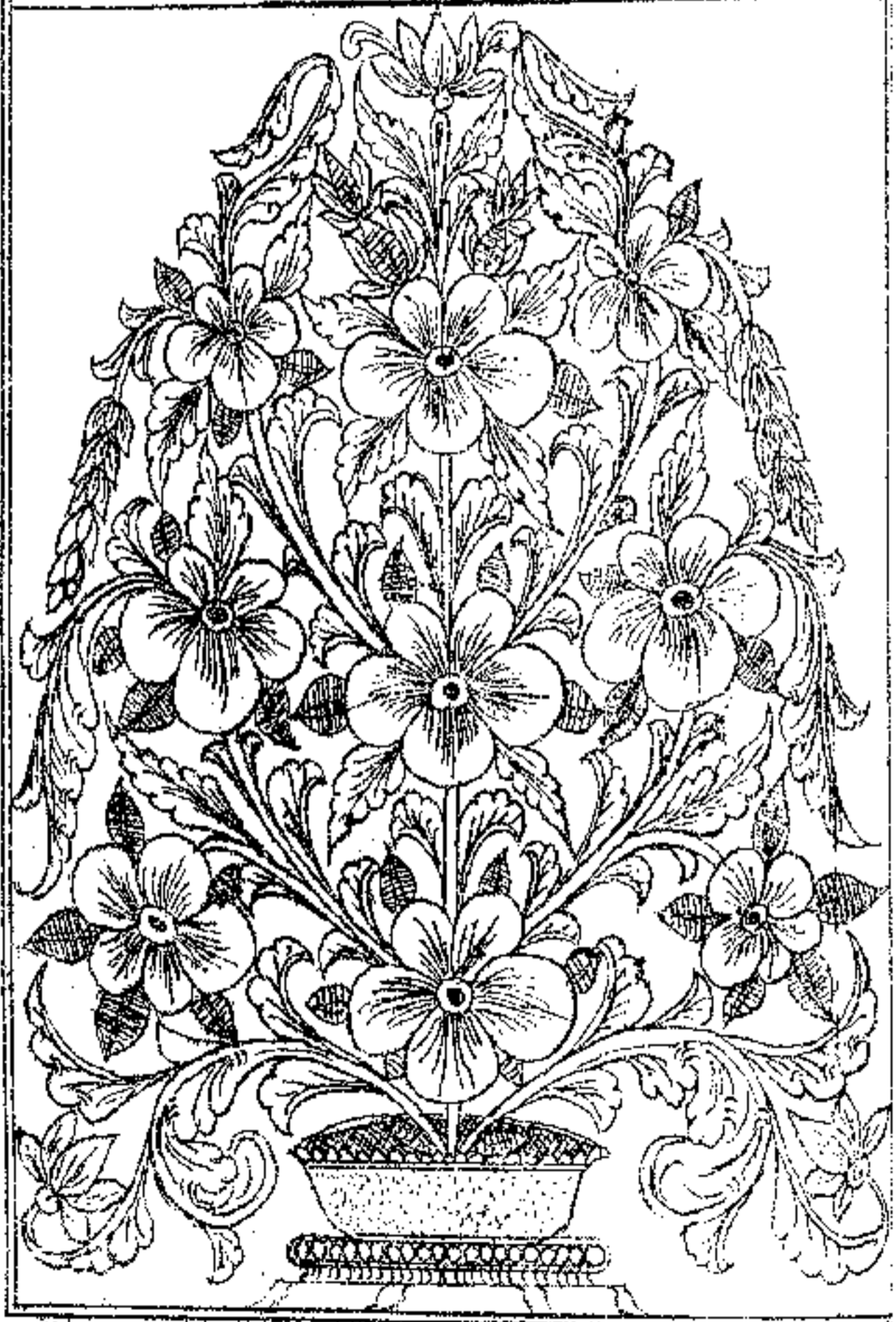
	نواب فخر محل صاحب	صاحب عالم مرزا محمد عابد علی بہاولور۔	۱۰
	نواب واجد محل صاحب	صاحب عالم مرزا حسن مرزا بہاولور	۱۱
عام	نواب جهان پناہ محل صاحب	صاحب عالم مرزا محمد جوگی بہاولور	۱۲
عام	نواب صدر محل صاحب	صاحب عالم مرزا محمد جمال بہاولور	۱۳
عام	نواب اکلیل محل صاحب	صاحب عالم مرزا حسین مرزا پایر بہاولور۔	۱۴
عام	نواب بخش محل صاحب	صاحب عالم بلند حساب مرزا محمد عسکری بہاولور۔	۱۵
عام	نواب الفت محل صاحب	صاحب عالم مرزا اکرام بخش بہاولور	۱۶
	نواب حور محل صاحب	صاحب عالم روشن گھر مرزا کاظم علی بہاولور۔	۱۷
عام	نواب شاہ نواز محل صاحب	صاحب عالم مرزا مسعود علی بہاولور	۱۸
	نواب دل افروز محل صاحب	صاحب عالم جهان پرور مرزا کاظم علی بہاولور۔	۱۹
	نواب نونال محل صاحب	صاحب عالم مرزا ابوتراب بہاولور	۲۰
	نواب ہمایون محل صاحب	صاحب عالم مبارک مرزا علی بہاولور۔	۲۱
	نواب تابان محل صاحب	صاحب عالم اقبال جاہ مرزا محمد ہادی بہاولور۔	۲۲
	نواب سہا محل صاحب	صاحب عالم سیف الملول مرزا خادم حسین بہاولور۔	۲۳
عام	نواب حبیب محل صاحب	صاحب عالم تلج الملوک مرزا کاظم حسین بہاولور۔	۲۴

۲۵	صاحب عالم سلطان مرزا محمد رضا علی بہادر	نواب بی نظیر محل صاحبہ	عام
۲۶	صاحب عالم مرزا حسین علی بہادر۔	نواب تابان محل صاحبہ	عام
۲۷	صاحب عالم جاہ مرزا محمد اکبر بہادر۔	نواب شاہزادہ محل صاحبہ	عام
۲۸	صاحب عالم ہمایون جاہ مرزا محمد صغیر بہادر۔	نواب پیارا محل صاحبہ	عام
۲۹	صاحب عالم محمد علی مرزا بہادر۔	نواب عالم افروز محل صاحبہ	عام
۳۰	صاحب عالم عوالی مرثیت مرزا محمد ابراہیم علی بہادر۔	نواب دل نیا محل صاحبہ	عام
۳۱	صاحب عالم دلاور جاہ مرزا محمد علی نقی بہادر۔	نواب نیگا محل صاحبہ	عام
۳۲	صاحب عالم خورشید مرزا محمد کاظم حسین بہادر۔	نواب ولایتی محل صاحبہ	عام
۳۳	صاحب عالم کامیاب مرزا محمد باقر حسین بہادر۔	نواب دلاویز محل صاحبہ	عام
۳۴	صاحب عالم دارا جاہ مرزا ابو علی بہادر۔	نواب مبارک محل صاحبہ	عام
۳۵	صاحب عالم بلند اختر مرزا محمد مختار بہادر۔	نواب شباب محل صاحبہ	عام
۳۶	صاحب عالم مرزا اختر جاہ بہادر۔	نواب صفر محل صاحبہ	عام
۳۷	کسری بخت مرزا اعجاز حسین بہادر	بہار پچھدہ سال عام	عام
۳۸	مرزا محمد اکرم بہادر۔	بہار پچھدہ سال عام بشرح ضرر۔	عام

کیفیت	نقد و تحوہ	اسما کے محلات مقدسہ کو از بلغن اوشان دلائل و اقوال	اسما کے شاہزادہ سہا حضرت سایا فہم قزوین برکان	نمبر شمار
۱	صاحبہ	نواب سلیمان محل صاحبہ	پہر آرا نواب کبریٰ بیگم صاحبہ	۱
۲	صاحبہ	نواب عزت محل صاحبہ	پہر آرا نواب حفصہ بیگم صاحبہ	۲
۳	صاحبہ	نواب حور محل صاحبہ	نواب جہان آرا بیگم صاحبہ	۳
۴	صاحبہ	نواب خاتون محل صاحبہ	پہر آرا نواب زینت بیگم صاحبہ	۴
۵	صاحبہ	نواب بیگم صاحبہ	نہایت آرا نواب پھر بانو بیگم صاحبہ	۵
۶	صاحبہ	نواب شیدا محل صاحبہ	نہایت آرا نواب فیہ بانو بیگم صاحبہ	۶
۷	صاحبہ	ملکہ سردہی صاحبہ	پہر آرا نواب بنت السلطان بیگم صاحبہ	۷
۸	صاحبہ	نواب مشتوق محل صاحبہ	نہایت الملک نواب صفرا بیگم صاحبہ	۸
۹	صاحبہ	نواب سلطان محل صاحبہ	ساج آرا نواب عبید سلطان بیگم صاحبہ	۹
۱۰	صاحبہ	نواب سلطان محل صاحبہ	سرتیہ آرا نواب بیگم صاحبہ	۱۰
۱۱	صاحبہ	نواب جہان پناہ محل صاحبہ	حکم آرا نواب پھر بانو بیگم صاحبہ	۱۱
۱۲	صاحبہ	نواب سرفراز محل صاحبہ	نہایت آرا نواب حفصہ بیگم صاحبہ	۱۲
۱۳	صاحبہ	نواب منور محل صاحبہ	مختل آرا نواب معصومہ بیگم صاحبہ	۱۳
۱۴	صاحبہ	نواب صدر محل صاحبہ	مختل آرا نواب کنیز صادقہ صاحبہ	۱۴
۱۵	صاحبہ	نواب محبوب محل صاحبہ	نہایت آرا نواب فیہ بیگم صاحبہ	۱۵

۱۴	عفت آرا نواب پیر پیکم صاحبہ -	نواب نجم محل صاحبہ	۱۵
۱۵	حسن آرا نواب فاطمہ پیکم صاحبہ -	نواب عیش محل صاحبہ	۱۶
۱۶	بہار آرا نواب کنیز حسین پیکم صاحبہ -	نواب عمدہ محل صاحبہ	۱۷
۱۷	نور عم آرا نواب سکینہ پیکم صاحبہ -	نواب بوٹہ محل صاحبہ	۱۸
۱۸	ملک آرا نواب عابد پیکم صاحبہ -	نواب منصور محل صاحبہ	۱۹
۱۹	رزق آرا نواب خدیجہ پیکم صاحبہ -	نواب منصور محل صاحبہ	۲۰
۲۰	شرق آرا نواب قائم پیکم صاحبہ -	نواب حسن محل صاحبہ	۲۱
۲۱	مردت آرا نواب ممدی پیکم صاحبہ -	ملکہ نسیم زن صاحبہ	۲۲
۲۲	شکوہ آرا نواب پیر پیکم صاحبہ -	نواب اعلیٰ محل صاحبہ	۲۳
۲۳	گوہر آرا نواب نیکیت پیکم صاحبہ -	نواب حسن محل صاحبہ	۲۴
۲۴	سیا آرا نواب کنیز حفیہ پیکم صاحبہ -	نواب حضرت محل صاحبہ	۲۵
۲۵	پدر آرا نواب پیر پیکم صاحبہ -	نواب خوشحال محل صاحبہ	۲۶
۲۶	سر آرا نواب ممدی پیکم صاحبہ -	نواب مبارک محل صاحبہ	۲۷
۲۷	سلطان آرا نواب پیر پیکم صاحبہ -		۲۸

۳۰	باوستانه از خواب بوی	نواب باد گل صابون	اصه
۳۱	نواب تابه از یک شاد	نواب مرغوب محل صابون	اصه
۳۲	نواب زکیم باو بوی صابون	نواب بارگاه محل صابون	اصه



# خاتمه کتاب

اکنون که این گنج نامه کار آگهی و این مجموعه فرووری و دانائی پیرایه انجام  
گرفت و این فهرست جراید پوشمندی و این کلمات کلمات و انشوری علیه و تمام  
پوشید تیره شهاب بر وز و دراز روزها شب گرانید که این عروس پر نفیست کرده سخن  
این شاید دلربایی معانی جلوه فروشنش ویده مشتاقان کرده یکجا جلوه خون و بسا  
نه هر آب شد که این درج لالی آید و این نقد دولت ابد پانده بر دست افتاد  
کار روانی دل دادگان مقصود گشت کن آرزو را هنگام روانی آید و درین شمارا هنگام  
پیدائی نونهای مراد برگ و بار رسیده بوستان مقصود به فصل چهارم

شده آنچه هر آن چیز که خاطر میخواست آمد آنز پس برده نقد برید

الله الله این چه دلربایی است شوخ و سنگ که هزاران هزار تنج و در لالی و لای  
عشاق بسوی خود میکشد و این چه برمی نرادی است پر از انسون و نیرنگ که با لای  
کرشمه و ناز جا دوسه مد هوشی بگویش مشتاق همه دیده فی فی نشخه انجازه عیسوی است  
گر گوشه نشینان عدم را زنده جاوید ساخت یا چشمه آب حیوا است که نشانه لبان و آوینار احباب بدو

بسانه ااران کردن کشان	که کردم یکایک همه را نشان
همه مرده از روزگار و دراز	شد از گفتن من تمام شان زنده باز
چو عیسی من این مردگان را تمام	سراسر همه زنده کردم بنام

تاوان که حرف از حرف نشانه چنان و اند که بهای جواهر و سنگ یکی است اما دانشا  
که جواهر را چه قدر است و سنگ را چه وزن - کوه تراشیدن و رنگ صحرانهار آوردن  
آسان است الا گوهر آید از سخن از دریای ذخیره خاطر بدست آوردن و نذر قدر دانان  
ساختن کاری است محال - آخر با گشت شمردن دوره را بحباب گرفتن سهل است فاما  
الماس ریزه های معانی از کان ولی بر کندن و بازار آوردن امر است اشکال  
سخن گفتن و بکر جان سفین است نه هر کس سخن گفتن است به بدین و لفریبی سخنها می بگویند  
بسخنی توان زادن از راه فکره و احسن تا که درین مخطیال قدر وانی سکه سخن بی روح است و نقد  
لی اعتبار اگر گوهر سخن بصدف فروشد نشاند و اگر جواهر معنی را به حرف باره با بیع کنند

نگین در آن نکته پنهان و عیب جو بیان را روز بازار صفت است و این طایفه حرف چین را  
آفتداری بر عیب بسوی نه بلند جز خط حرفی نگنیزد چنانچه کتاب را بی نوبت گفتن کار این شیشه  
چنان است و آید بر نور را کوز و استن شمار این تا بیان است

بچه پند ز خود و خیر	عیب نهند بر چشم بنام
دو و شونهار بد ماسته رسند	با دشوند از بکسداغی رسند

سپه است آنچه می سرایم و چرا بر این سخن می آیم که دل داده ادای جانان از سخن  
رقیبان نه هر اسد و قبل از خون عباد ترک نغمه سخن سازد پس ازین سخن باگذرد آنچه از  
تباخ ناسره سخن و رکیه واری نذر از باب پوشش کن تا تخمین و بندت آفرین کند تا خوب  
تا بد این عفو پوشانند و تمام ترا پندارند گویم که بخار این خوب از غازه عیوب  
پیدا است و در این سخن از خارهای نفس صحرایا گویم که ذراتی بے عیب نباشد  
و کاری از خطا خالی نبود هر قدر سخن سرای غزوری در سر غیبت دور سخنون نگاری لانی  
و گزاشه نه و سله دارم آشفته و قاطعه دارم بر آتش شوق پرشته اگر تخمین کنند از جا  
نیروم و اگر بد گویند آرزو نه می شوم نه شاعرم و نه در سخنون نگاری را چه دارم نه سخن  
سر اام نه در معنی پروری و طیفه خوار از رحمت رحمان طراز از دولت در آستان دارم و نه  
جمیعت در گین ابواب نعت کشاده و اسباب نمی آاده پس نضر خاطر و نضر کج طبع که ناگزیر  
این اسباب است تقاضی شد تا دیگران را اگر در سر استان نشسته فریب لغات انگیزد زبان  
را بدین ذایفه و یام را بدین مرحله آشنا کرد اگر دیگران را از جمیعت داده بخت است افزوده  
سرمایه عبرت اگر کسی را افسانه و خواب بر بود مرا بیدار نماید افزوده پس بنای این قصر علم  
بر نهادم و این جینستان را از انواع گنهای ریاضین ترتیب داده تا نضر کج طبع که ناگزیر  
سگای لطیف گردد اگر دلداده زلف و کمر آشفته روی در است ازین بوستان ریاضین  
نسخه رنگین برگیرد اگر خواب آلوده بستر غفلت است هم ازین افسانه دل را با سرمایه بیداری  
ندیر و نطمین که درین آینه پر خیال به روی سخن را نمودم حال کس چه شناسد که چه خون  
کرده ام که کین گهر از حقه بر آورده ام ساخته ام این همه لعل و گهر از خوی بستانی و خون  
جگره فکر بے داد جگر کا هم به عمر بے رفت به گرا هم به بود که هر گسنگامیه به با و گنندم  
ز چنین نامه به او تعالی تقدس شانه این گلدسته ریاضین را از دست برد و گنبدان و رمان

چار و پیش از باب خرد و هوش و نظر اصحاب انصاف نوش قبول سازو - *کلمه*

هست امیدم ز سخن پروران  
عیب کی نیست که جویند باز  
خرد و نگیزند و زر گسند  
عیب شناسان بکین من اند  
تو بکرم عیب من عیب پوش  
واج قبولی بخش اندر سرش

چون نگرند از ره پیشوران  
چون همه عیب است چه گویند باز  
و بند چنان نیست که گر گسند  
بے هزاران مجسده بکین من اند  
در نظر عیب شناسان پوش  
تا کند باو خسان ابرش





تقریباً منسلووم از شامیج فکر سیاؤ ہین و کا شاعر بلند خیال فشی کنور خدی  
 منجملہن بہ ہمال خلف اصغر راچہ جیالال بہادر گکشن میں گنوشاگرد  
 نوابہ اشور علی شان صاحب بہادر

پہلے سے حمد خاق اکبر  
 گنوں سے ایک نصرت احمد پاک  
 پندر گنوں کے کچھ طریقہ ترا مضمون  
 تکریم سے روارنی پر  
 کیا خوشی کا یہ اند فون نقل ہے  
 جسے ہمارا کیا گنہ گمان میں  
 سیکھوں یہ کرم ہر ساتی کا  
 طر فہ میر گمان بہ باغ میں ہیں  
 جگہ سے نوب سیکھوں کے ہیں  
 بعد ستا آیا ابر مستمانہ  
 تاک میں سے کے کہ رہی ہیں سب  
 بادہ خواروں ہی کا نہیں کچھ ذکر  
 پہنے ہیں سیکھوں کا یہ خبار  
 کون بدستیوں سے ہر ظالی  
 سترہ ہر سمت لکھاتا ہے  
 کہیں سوسن کہیں ہے نافرمان  
 چشم نرس کا یہ اشارہ ہے  
 لیا گنوں سے دم جو بلبلی ہے  
 نہیں سوسن کو اسہن تاب مقبال  
 لالہ و یاسن شکستہ ہیں

جسے پیدا کیے ہیں کس قمر  
 شان میں جگے آیا ہے لو لاک  
 شاد ہو جس سے خاطر گنہ گمان  
 طبع سے جوش خوش بیانی پر  
 نقد خوان عشق گل میں بلبلی ہے  
 جشن شادی سے بزم باریان میں  
 منتظم آج دم سے ساتی کا  
 روشکوں پر شکر بیان میں ہیں  
 غول ہر سو پر بوشوں کے ہیں  
 سیکھوں کو بتایا دیوانہ  
 بھول برساو سے باغ میں بارب  
 شیخ و زاہد کو بھی ہر می کی فکر  
 کیا رہن شراب عماسہ  
 ہے صبا کی بھی چال متوالی  
 سرو خوش قامتی دکھاتا ہے  
 ہے نفستہ کہیں کہیں ریجان  
 لالہ و گل کا جشن بام ہے  
 تازہ باند دکھایا شنبلی سے  
 کہ ہے آسکی زبان ناطقہ لال  
 گل ہیں خندان چمن شکستہ ہیں

سرور و قی فضا لب جو ہیں  
 باغبان ہر طرف پکار آیا  
 بہر گلشت نازین آسند  
 باغ جنت کی جلی بہی پیر  
 گل و نیل کا دور دورہ آج  
 تنگ ہے باغ کثرت گل سے  
 ہیں ہون اس باغ کا ترغواہ  
 نوب نیل اور شاخ گل پھر سے  
 گل جو توڑے کسی ہانکے سے  
 رقص طاؤس و لہو از ہوا  
 تہنود کا ہے شور پاروں میں  
 گل ہر اک رنگ و بو میں اعلیٰ  
 سے سکندر جو آج خالق باغ  
 گل کی صورت بہ سن و زیبائی  
 دین ہر اک کے ہر خوشی کی  
 شادمان ہیں خوشی سے لوگ تمام  
 اس خوشی کا سبب ہی ہے دلا  
 باعث انبساط خان اودہ  
 راجہ نیک بخت نیک خصال  
 ہیں رئیس سواد سندیلہ  
 اہل جاہ و حشم تعلقدار  
 ہیں سخاوت میں حاتم ثانی  
 منظر لطف و خوبے اخلاق  
 شاعر نامی و محبت نہاد  
 مہر پور آسمان سخن

تہذیب مست تور لوگو ہیں  
 کہ سیکو موسم بہار آیا  
 وہ گل کے لیے حسین آئے  
 ہے ہر اک ہر کوڑ و تہنود  
 ہر گلستان کا رنگ و بو آج  
 چھٹس ہے ہجوم غیب سے  
 یہ دعا ہے زبان پر شام و بگاہ  
 سر صبا و بر صلیب ار سے  
 دست چھین قلم ہوشانے سے  
 کیبک مست فخر ام ناز ہوا  
 پھولنگا ہے گل ہزاروں میں  
 واد گلشن کا بول بلا ہے  
 ہر شجر کا ہے آسمان پر داغ  
 پھرتے ہیں ہر طرف تاشائی  
 و مبدع شوق کی شہ ترنگہ  
 کیا ہے گلشن میں آج جلسہ عام  
 کہ چھی یہ کتاب روح افزا  
 طبع تارخ بوستان اودہ  
 درگاہ شاہ صاحب اقبال  
 گل باغ مراد سندیلہ  
 آفتاب پھر عزت تار  
 رسم مہر و وفا کے ہیں بانی  
 مصدر جو و اتحاد و فدا  
 نظم اور نثر میں بڑے استاد  
 مہر گل بوستان سخن

موجود رمز نکتہ دانی ہیں  
 یہ انکھوں نے کتاب چھپوائی  
 چھپتے ہی چھپتے ہو گئی مشہور  
 جو نہو حال دہر سے آگاہ  
 ہے لقب اس ریاض انضر کا  
 اس سے ظاہر ہے اقتدار اودہ  
 شعرا تھے جو اہل علم و کمال  
 ہیں تصادیر عمدہ و نایاب  
 ایسی چھاپی گئی کتاب یہ صاف  
 دیکھ لی جنے خوبی تفسیر  
 غلطی کا نہیں ہے نام اسمین  
 اسکا کاغذ بہت ہی خوش اسلوب  
 فارسی میں ہے نثر کیا نادر  
 جا بجا نظم ہے نہایت خوب  
 ذکر عمدہ ہے اور صحیح ہے بات  
 صرف اسمین زہر خطیر ہوا  
 اسکے شائق شوق سے آئین  
 نظر لطف و احتسا ذکرین  
 چشم بد دور ہو عجب یہ کتاب  
 دم صفت کا کمان تک اسکے بھرون  
 رہیں یارب یہ ہر دمہ جب تک  
 رہیں جب تک ہم گل و بلبل  
 جلسہ علم و فن رہے جب تک  
 رہے جنگ دلون پہ عشق کارور  
 رہے تا گرم حسن کا بازار

حاکم کشور سانی ہیں  
 بے بدل لاجواب چھپوائی  
 ہوئے اجاب شاد اور مسرور  
 وہ پڑھے اس کتاب کو و اللہ  
 جامع ہم آئینہ سکندر کا  
 مال شاہان باد تار اودہ  
 اسمین انکا بھی کچھ لکھا ہو حال  
 گل کی صورت شگفتہ و شاداب  
 کہ ہے مانند آئینہ شفاف  
 ہوا حیرت سے صورت تصویر  
 حسن صحت ہے لاکلام اسمین  
 صاف طبعون کو دل سے ہو مرغوب  
 ہے زبان جگہ وصف میں قاصر  
 عاشقان سخن کو ہے محبوب  
 اچھے مضمون ہیں بچے ہیں حالات  
 کار نامہ یہ بے نظیر ہوا  
 نقد دل سے خرید فرمایا ہیں  
 پیر سے اسکی دیکو شاد کرین  
 نہیں روئے زمین پہ جکا جواب  
 بان و ہا یارب اسکو ختم کروں  
 رہے جنگ زمین پہ دور فلک  
 رہے جنگ کہ دور ساغر و گل  
 شغل شعر و سخن رہے جنگ  
 رہیں عشاق مست نالہ و شور  
 رہے دن و نئی اس سخن کی بہار

کہ رہے اسکا ہر جگہ سپر جا  
گل میں مسکن بنا سے بو کی طرح  
اسکا دائم جہان میں نام رہے  
رہے خوش اسکا صاحب تالیف  
مختصر خوب ہے کہ طول مقال

ہو رواج اس کتاب کا ایسا  
گھر کرے دل میں آرزو کی طرح  
بس یہ مطلوب خاص و عام ہے  
رہے مشور نشر ذکر لطیف  
روک لے اب قلم کو اپنے تمال

قطعہ تاریخ طبع سرآمد اہل کمال فخر شعرا می ماضی و حال و ستارہ مسالبت  
حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

حال شاہان ادومہ کردہ رقم  
وہ چہ بستان ادومہ رشک اورم  
۱۳۰۹

چون ہمارا جہ بصد جو بی و حسن  
سال طبعش چہ بر آوردہ جلال

ایضاً

بشکفت چو گل در چمنستان ادومہ  
شاو اب بیے گمشدن بستان ادومہ  
۱۳۰۹

تالیف شد این عجیب رنگین تاریخ  
سال طبعش چہن رقم کردہ جلال

قطعہ تاریخ طبع زاوشاعر نازک خیال حکیم سید محمد ہمدانی شملخص بہ کمال  
خلف الصدق حضرت جلال

شکار از نقطہ لفظ شوکت و شان ادومہ  
خامد اش خوبر کردہ حال شاہان ادومہ  
اشہ اش بود در گیتی یہ سامان ادومہ  
دلکش حسن بہار افزای بستان ادومہ  
۱۳۰۹

وہ چہ تاریخی رقم شد لاجواب و شمال  
راجہ نامی کہ کشاکش نیست در ہندون  
از بیانش شوکت این ملک ظاہر میشود  
لاجواب است اسی کمال این صریح تاریخ طبع

ایضاً

یک راجہ کہ ملک سخن راست شہریار

حالات خردان ادومہ چون رقم نمود

<p>یعنی عطار و فلک اوج داوری نوشته ز کارنامه نانی پدید کرد ز کین ترا از کتاب گلستان عبارت طبع کمال گفت چه خرم سنین طبع</p>	<p>هر سپهر برتری و جایه و اقتدار از تنگ و لطیف ز کلبه نگار نقشی عجب بصفتی گیتی شده اشکار آورد بوستان اوده و کتاب بهار</p>
--	---

قطعه تاریخ از شاعر نازک خیال کنور خدی می بهما مشخلص به نهای خراف احوال

<p>چو رایحه در گلاب شاد اهل دانش صاحب به جرم طالبانش شد جهانی قدر دانش شد پس ز سیم طبعش شد که رجا عالمی بخش شد مگر طبع شد حسن به عالم گشته نور افکن جهانی را بجان شد و در دست بختش چه خوش نیاوست</p>	<p>رقم فرمود تاریخ اوده را باول مقدم ز وصف بر کمالش شد یقین و لبر حاصل بیانش طرز و لکش شد که ذوق او نه کرده زمین تا آسمان روشن تو گوئی تیرا عظم نمال این سال طبع اوست - تاریخ رلا و بزم</p>
--	---

قطعه تاریخ طبع شاعر شیرین نصال شمس میو لال صاحب مخلص به حضرت لکھنوی گرو  
خواجہ عزیز الدین صاحب غریز لکھنوی

<p>سخنی و با نالی خرابی پروردگار تو هم تا هم زمانه سپهر قدر و نورش میرت سینه بشا و در یاد و وقت چو پایانی در کار شاه و با جود نامه و کر است پند کرد و در می نمود حضرت برای همه در وقت</p>	<p>ز فیض و در یادلی اوستت هر که در مین و سخن ندید چشم کسی بد نیسان شینه گوشم نه هم بد سخن نوشت حالات بادشاهان به شریکین و نظم موزون تفیس تاریخ بوستان اوده شده این مدار گویا</p>
---	--

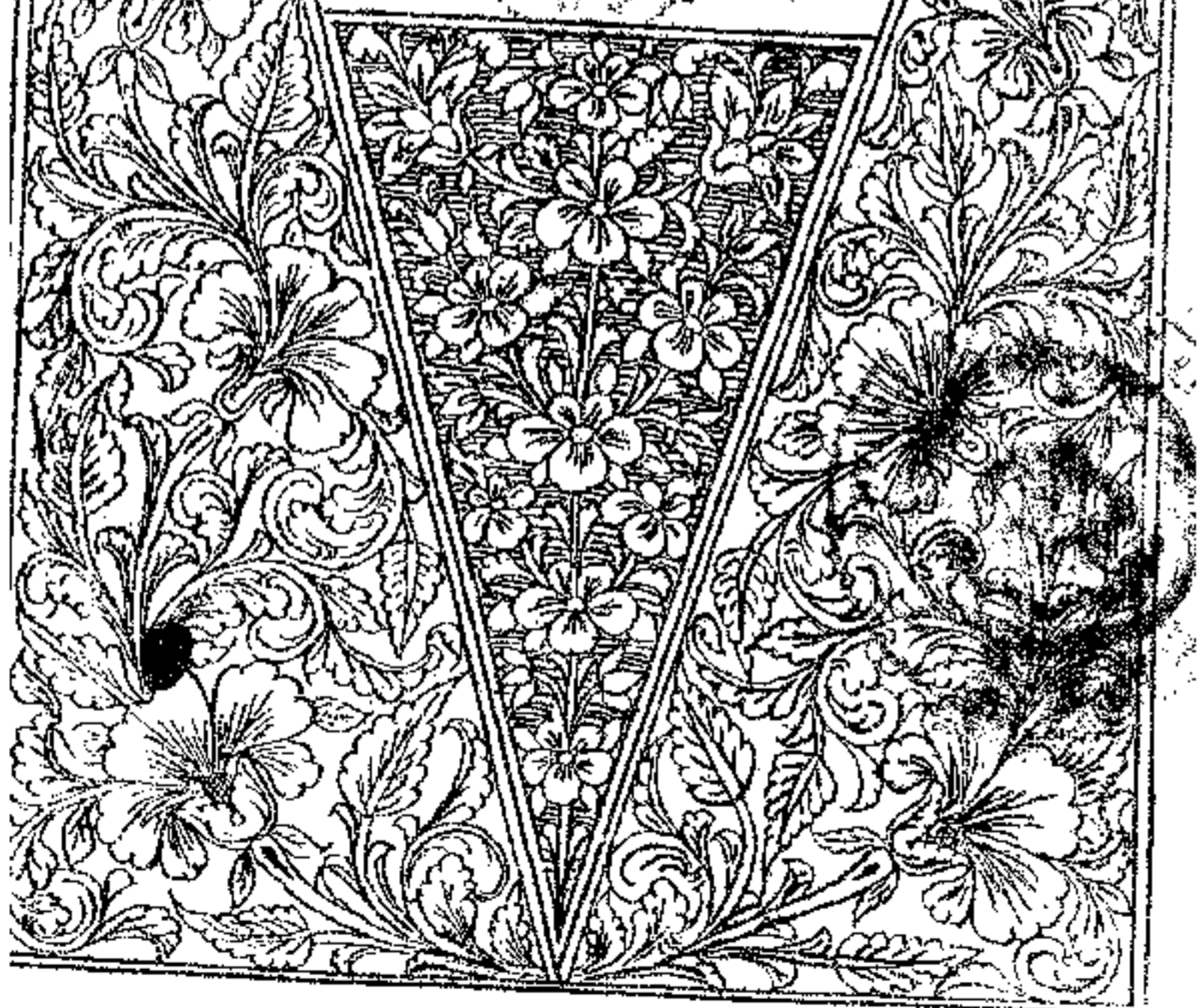
عائمه الطبع

تاریخ اثر کرد و این تاریخ سرشت آفرین کتاب خواند انتساب حاوی حالات سسلا طین  
نور و انوار و امر اسک و ال انبار و شمر اسک نام اربع تصاویر مستند و معتبر تصنیف لطیف  
و تالیف نظیف کنور در کتاب شاعر صاحب بهادر تعلقات سروین بزرگان و مخطوبه و ارجاع و

و آنزیری مجتهد و رئیس اعظم سند بلایع بر دوشی ملک او و در طبع و تدبیر احمدی با تمام خاکسار او علی بن  
 و بخط خوش خط شیخ الهی بخش صاحب ملازم سرکار فیض آثار مصنف این کتاب با جواب و به توضیح  
 جناب مولانا همیان جان صاحب لکهنوی سابق ملازم فشی نو کشور صاحب بسا  
 اگست ۱۸۹۶ هجری مطابق ماه محرم ۱۳۱۵ هجری از حلیه طبع آریسته و پیراسته گردیده امید  
 از شائقان شعر و سخن و طالبان علم و فن خاصه مدرکان حالات شاہان زمین علی  
 الخصوص ملک او و در کمال آباد اسکے کمالان ہندو کن است بتقدول  
 خریدہ از سبزی و تازگی مضامین این دو حصہ مراد قلب و دماغ  
 رافرج و شاد فرمائید و مصنف کتاب مستطاب را بدعا  
 دولت و اقبال باد

گر نیاید بکوش غبت کس به پیر رسولان بلاغ باشد و پس

تیت فی حیلہ







برای تیز و ضعیف

پر تمیز ناظرین کتاب هذا محض مبادله

این کتاب لاجواب و تالیف فواید انتساب مؤلف

صدر نشین ایوان یاست رونق افزای گلزار امارت جناب راجه

کنور درگا پرشاد صاحب بهادر تعلقه دار سرودین و آذربیری مجیشری و شری

اعظم سندیله و ام اقباله حسب فرمائش جناب راجه صاحب ممدوح الاوصاف

بعد حفظ حق تالیف با دخال هر چه گزینش با تمام خاکسار در مطبع و بیرون

مطبع گردید آئین خدمت صاحبان مطابع نامدار و تاجران با وقار گذارش

اینکه بلا اجازت مصنف ممدوح العنوان قصد طبع نفرمایند

و هر قدر تسخما که مطلوب باشند بارسان قیمت

فی جلد دور و بیرون

از رقم طلب نمایند

الملة

احقر العباد احمد علی خان

مالک مطبع

دوبند احمدی

